تحقیق الکرامت

تصنیف لطیف

غلام مدار حکیم سیّد محمد خان عالم جعفری ارغونی مداری مدّ ظلہ

آستانہ عالیہ حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالی عنہ

دار النور مکن پور شریف ضلع کان پور نگر (یو پی)

Www.MadaariMedia.Com

مداریہ کتب خانہ

واٹسپ گروپ

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

دم مدار بیڑا پار

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

Downloaded By Madaarimedia.Com

تحقیق الکرامت

تصنیف لطیف

غلام مدار حکیم سیّد محمد خان عالم جعفری ارغونی مداری مدّ ظلّہ
آستانہ عالیہ حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
دار النور مکن پور شریف ضلع کان پور نگر (یوپی)

Downloaded By Madaarimedia.Com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب ۔۔ تحقیق الکرامت

مصنف ۔۔ غلام مدار حکیم سیّد محمد خان عالم جعفری ارغونی مداری مکن پور شریف

9984066429

سن اشاعت ۔ ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۰۱۶ء

بار اوّل ۔ ایک ہزار ۱۰۰۰

کتابت ۔۔ عبداللہ صابری مداری پٹنہ بہار مدار اشاعت گھر مکن پور شریف

ملنے کا پتہ ۔ مدار بک اسٹال مکن پور شریف کان پور نگر (یو پی)

مدار بک ڈپو آستانہ زندہ شاہ مدار مکن پور شریف

ہدیہ -/50 روپیہ

Tahqeequl Karamat by Khane Alam Jafri

Downloaded By Madaarimedia.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین () نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ کتاب

اس فتنہ انگیز دور میں ایسے فرقہ پرست عناصر موجود ہیں جو سچی تاریخوں کو اور احادیث نبوی ﷺ کو ماننے سے انکار کرتے ہیں کیونکہ ان کی آنکھیں ان احادیث نبوی ﷺ کے دیکھنے سے محتاج ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے مدارس میں یہ احادیث نبوی ﷺ اس دور میں موجود نہیں صرف وہ حدیثیں موجود ہیں جو اس دور کے فرقہ پرستوں نے ردّ بدل کر کے تحریر کی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان حدیثوں میں کہیں تو صحابہؓ کے خلافِ شان عبارت موجود ہے کہیں اہل بیت اطہار کے خلافِ شان عبارت موجود ہے بہر حال اس طرح ہر فرقہ پرست نے اپنے فرقے کی پیروی جاری رکھی اسی لئے دیگر کتابوں میں کسی نے تو صحابہ کرام کے خلافِ شان تحریر کیا کسی نے نبی ورسول کے خلافِ شان تحریر کیا کسی نے اہل بیت اطہار کے خلافِ شان بہتان باندھے کسی نے (حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی صمدیت پر اور آپؓ کے سلسلہ محمدیہ۔ مداریہ پر گستاخی کی اور انتہائی خلافِ شان تحریر کر کے مسلمانوں کو گمراہ کیا جبکہ انہیں یہ بھی علم نہیں کہ یہ اپنی اس غلطی کی بدولت واصل جہنم ہونگے،، جب میں نے یہ حال لوگوں کا دیکھا کہ یہ حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؓ کے تاریخی حالات وواقعات اور درجات ومراتب کو ماننے سے صاف انکار کر رہے ہیں تو

Downloaded By Madaarimedia.Com

Downloaded By Madaarimedia.Com

میں نے آپؒ کے خلفاء کی تحریر تلاش کی جس میں چشم دید واقعات و کرامتیں موجود ہیں اور آپ کے درجات و مراتب اور اجازت و خلافت اور اس کی عظمت و رفعت اور بلند درجات و مراتب بھی درج ہیں اور ساتھ ہی ساتھ قرآن کریم کی ان آیات کو شامل کیا ہے جس میں حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کی ربّ کائنات نے مثالیں دی ہیں اور آپ کی نشانیاں وارد ہیں جن کو ماننے سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا ہے اور ایک خاص پہچان کے بارے میں ربّ کائنات نے ارشاد فرمایا اور اپنے محبوب کو آگاہ و خبردار کر دیا،، فدمدم علیھم ربھم بذنبھم فسوّٰھا ولا یخاف،، یعنی فوقیت بخشی جو روکے رہے اپنے رب کے ذکر سے اپنی سانس۔

اللہ کے علم میں ہے رب کے حکم سے کھڑے رہے اور جمے رہے رب کی عبادت میں ایسا گم ہوئے کہ ہوش بھی باقی نہ رہا فیصلے کا دن ایسا ہوگا دہشت چھائی ہوگی ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی، اس دن ان کو کوئی خوف نہ ہوگا، اس آیت پر حل ہے یعنی صمد، صمدیت کا مقام درجہ۔۔

معلوم ہونا چاہئے کہ سانس کو روکے رہ کر اللہ کا ذکر اللہ کی عبادت صرف حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی ہے اسی ذکر کو حبس دم کہتے ہیں اور آپ نے اس ذکر کو نو سال سات مہینہ بیس دن کے بعد سے اس ذکر کو شروع فرمایا تھا اور نو سال سات مہینہ بیس دن میں آپ نے تمام علوم حاصل کر لئے تھے آپ نے ۲۵۶ھ سے سانس روک کر ذکر شروع کر دیا تھا کبھی جنگل میں کبھی غار میں کبھی پہاڑ پر ذکر کرتے تھے اور ۲۵۹ھ تک آپ کو اتنا سانس روکنے پر عبور حاصل ہوگیا کہ چھ ماہ میں ایک بار سانس لیتے تھے کبھی کھڑے ہوکر

Downloaded By Madaarimedia.Com

کبھی بیٹھے بیٹھے عبادت میں مشغول رہتے تھے جب ۲۵۹ھ میں آپ کو سرور دو جہاں ﷺ سے حکم ملا تو سفر حج بیت اللہ کا کیا اور فریضہء حج بیت اللہ ادا کرنے کے بعد آپ نے تمام اہل بیت اطہار کے مزارات پر حاضری دیتے رہے اور کثرت سے مدینہ منورہ میں حاضری دیتے رہے اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہے یہاں تک کہ ۲۶۲ھ میں آپ کو دنیا کا دورہ کرنے کا حکم سرور کونین ﷺ سے ملا آپ نے اسی وقت حکم کی تعمیل کی اور سفر شروع فرمایا۔

نوری مخلوق کے بارے میں قرآنی مثالیں اور نشانیاں

موجود ہیں جس کی خبر اللہ نے اپنے محبوب پہلے ہی دے دی تھی اور فرمایا ربّ کائنات نے،، اللہ نور السموٰت والارض ○ یعنی اللہ کا نور پھیلا ہوا ہے آسمان اور زمینوں میں مثل نورہ کمشکوٰۃ مثال کی طور پر ظاہر بھی باطن بھی یعنی یہ نور مثل نافہ کے ہے جس طرح مشک کے دانے پوٹلی میں پوشیدہ ہوتے ہیں اگر ان دانوں کو علٰحدہ علٰحدہ کر دیا جائے تو ہر دانے میں خوشبو برابر ہو نہ کسی میں کم نہ کسی میں زیادہ یہ اللہ کا نور اسی طرح اہل بیت اطہار میں موجود ہے اور یہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے منتقل ہوتے ہوئے اہل بیت اطہار میں پہونچا ہے اسی نور کے بارے میں اللہ نے مشک کی مثال دی ہے،، پھر فرمایا فیھا مصباح المصباح فی زجاجۃ یعنی یہ نور پھیلا ہوا ہے چراغوں میں جو انتہائی روشن چراغ ہیں یعنی وہ اہل بیت اطہار میں اور اس کی مثال ہے جو پاک دامن عورتیں ہیں ان کے رحموں میں پیدا کیا اور مثال ہے جنت کے پھل کی جو سات غلافوں میں پوشیدہ ہے جس کا گودا بہت عمدہ اور کھانے میں بہت لزیز ہے جس کو نہ کسی نے چکھا ہے نہ کھایا ہے پھر فرمایا کانھا

کوکب درّی یو قد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لاشرقیّۃ ولا غربیّۃ یکاد زیتھا یضیء ولو لم تمسسہ ناز نور علی نوز یھد اللہ لنورہ من یشاء ویضرب اللہ الامثال للناس واللہ بکلّ شیء علیمْ مثال ہے ستاروں کی جو اتنی بلندیوں پر چمک رہے ہیں اگر ان سے نور ہٹا لیا جائے تو یہ سب بیکار ہو جائیں ان میں رونق باقی نہ رہے، اور اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے ایسے درخت پیدا کئے جو بے مثال ہیں ہم ان سے اپنا نور ہٹا لیں تو سب بیکار ہو جائیں مثال ہے زیتون کے تیل کی جو بے مثال ہے اور اس درخت کو فضیلت دی جو ملک شام میں ہے وہ بے مثل بے مثال ہے (یہ اشارہ ہے حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف) اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام بھیدوں کا جاننے والا ہے جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اللہ کو کوئی امر مشکل نہیں تحت الثریٰ یعنی زمین کے نیچے اور آسمانوں میں سب نور ہی نور ہے مثال ہے سیپ کے موتی کی جو سمندر میں ایک خاص مقام پر ہوتا ہے وہ بھی پوشیدہ ہے اللہ جسے چاہتا ہے اس پر ظاہر کرتا ہے اگر ایک نور کا ایک ذرّہ بھی جہنم کی آگ پر ڈال دیا جائے تو ہزاروں برس کی جلتی ہوئی آگ ٹھنڈی ہو جائے اس نور کو اللہ نے اپنے نور سے جدا کیا اور نور سے نور کو پیدا کیا پھر اس کو دو حصّوں میں تقسیم کیا ایک کو ظاہر کیا ایک کو پوشیدہ رکھا جس کو آگے ظاہر کریگا نہ مشرق میں نہ مغرب میں دونوں کے درمیان یعنی ملک شام میں (یہ اشارہ ہے حضور سیّدنا بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف) اللہ مثال بیان کرتا ہے انسان کے لئے جو عقل و شعور رکھتے ہوں، اللہ کو کل کائنات کی ہر شئے کا علم ہے۔

ارشادِ ربّانی۔حمٓ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم ح سے مراد حمد، حکم، حکومت، حکمت، ہدایت ح پر الف سے مراد حاکم، م سے مراد یہ ہے کہ اللہ کا فرمان یہ ہے کہ ہم نے ،م، کو اور وسیع کر دیا حاکم بنا کر بھیجا حکومت عطا کی اور حکمت دی اور ہادی بنا کر بھیجا ہدایت کے لئے یعنی پوشیدہ اور ظاہرہ حکمتیں سب عطا کیں تم کو یا میں جسے چاہوں عطا کروں جو میرے قریب ہیں وہی اس کی حکمت سمجھ سکتے ہیں اس تک کوئی نہیں پہونچ سکتا ہے حاکم الحاکمین ہے یہ کتاب بڑی حکمت والی ہے اسی لئے میم تصدیق کر رہی ہیکہ دو میم ہیں اس لئے اللہ نے ،م، کو وسیع کر دیا یعنی وہ اللہ کے دوست ہیں، پھر فرمایا، ما خلقنا السمٰوٰت والارض ،، اللہ نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ اگر میں تم کو نہ پیدا کرتا تو کچھ بھی نہ پیدا کرتا نہ آسمان نہ زمین وما بینھما الّا با الحق ،یعنی ہم نے بھیجا ڈرانے والا لوگوں کو اللہ کی طرف تصدیق کے ساتھ یہ حق کی بات بتانے والے سچّی راہ دکھانے والے محمد ﷺ ہی ہیں سیدھی راہ پر چلانے والے اللہ نے فرمایا بالیقین یہی ہیں حق پر، واجل مسمّیٰ آخرت میں نہیں پاؤ گے ٹھکانا چار بار میم نے یہی آواز دی یہی ہے معمّہ نہیں پاؤ گے نجات بغیر ،م، کے نہیں ملے گی جنّت بغیر ،م، کے اور نہیں ہے ٹھکانا بغیر ،م، کے اللہ نے ازل ہی میں منتخب کر دیا تھا ،م، کو ،م، سے پہلے کچھ بھی نہ تھا ،م، سے دنیا بنانے سے پہلے جو کچھ بھیجنا تھا یا بھیجنا ہے سب اللہ کے علم میں ہے اللہ عالم الغیب ہے۔

خلاصہ کلام اللہ ۔ یہ ہے کہ ،ح، پر الف ہے ،ح، سے مراد حمد ، حکمت ، حکومت ، ہدایت ،

حاکم، الف سے مراد اللہ اور دو، میم، سے مراد محمد ﷺ اور مدارؒ اللہ نے جب اپنے نورِ مقدس کو اپنے سے علٰحدہ کیا اس وقت نہ زمین نہ آسمان نہ جنّت نہ جہنم نہ جن نہ انس نہ چاند نہ سورج نہ ستارے نہ آفتاب نہ ماہتاب کوئی شئے اللہ نے پیدا نہ کی تھی بس خود خدا تھا یا خدا کا نور جس کو اپنے سے جدا کیا تھا جب اس نور مقدس نے اللہ کو سجدہ کیا اور حمد وثناء کی تو اللہ نے اس نور مقدس کو دو حصّوں میں تقسیم کیا ایک حصّہ کو مدار ٹھہرایا دوسرے حصّہ کو محمد ﷺ پھر دونوں درجہ اپنے محبوب ﷺ کو عطا کئے پھر مدار سے کائنات کی ہر شئے کو پیدا کیا یہ درجہ اول ہے دوسرے درجہ کو انبیاء کے بعد اختتام رکھا وہ درجہ نبوّت ہے یعنی اس درجہ کے بعد نہ کوئی نبی آئیگا نہ کوئی رسول یہ آخری درجہ ہے یعنی اول بھی مدار آخر بھی مدار جس نے مدار سے رخ موڑا اس نے جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے رخ موڑا جس نے آپ سے رخ موڑا اس نے اللہ سے رخ موڑا اسی لئے میم نے چار بار آواز دی کہ نہیں پاؤ گے نجات بغیر، م، کے نہیں ملے گی جنّت بغیر، م، کے نہیں ہے ٹھکانا بغیر، م، کے یہ اشارہ ہے مدار کی طرف۔۔

قارئین۔ حضرات کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شئے کو مدار سے پیدا کیا ہے تو کائنات سے الگ نہ ہی فرشتے ہیں نہ انبیاء نہ اولیاء نہ اصحاب اور درجۂ مدار اور نبوّت سے بلند کوئی درجہ اور مقام و مرتبہ ہے، اللہ کے فرمان سے یہ بات واضح اور ثابت ہوگئی کہ مدار اور نبوّت پر کوئی درجہ و مقام و مرتبہ فوق نہیں رکھتا ہے چاہے، غوث ہو، یا قطب یا نجبہ، ہو یا، نقبہ، ابدال، ہو یا اوتاد، اولیاء، ہوں یا انبیاء، کیوں کہ یہ سب مدار سے ہی جاری

ہوئے ہیں اگر کوئی مدار اور نبوّت کے درجہ اور مقام و مرتبے پر کسی اور کو فوق دیتا ہے تو وہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان کو جھٹلاتا ہے، وہ اللہ کے کلام کا منکر ہے اس کا ٹھکانا جہنم میں ہے۔اسی لئے وارد ہوا، مدار السمٰوٰت والارض ؕ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ مدار سے ہے ہے، مدار الدنیا والآخرہ، دنیا اور آخرت بھی مدار سے ہے، غور کرنے کا مقام ہے کہ دنیا میں۔

جو بھی کچھ ہے سب فنا ہو جائیگا مگر آخرت کو فنا نہیں ہے اور دنیا و آخرت دونوں مدار سے ہیں تو اس بات سے انکشاف ہوا کہ دنیا کا نظام مدار اس وقت تک رہے گا جب تک قیامت قائم نہ ہو لیکن دنیا فنا ہونے کے بعد نظامِ آخرت بھی مدار کو سنبھالنا ہے یہی اللہ کا فرمان ہے اسی لئے مدار کے بغیر نجات ممکن نہیں جس نے دنیا میں اہلبیتِ اطہار سے محبت رکھی یا جس نے مدار کی نسبت حاصل کی یعنی آپ کے سلسلۂ عالیہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا اس کے لئے اللہ کے طرف سے خوش خبری ہے کہ وہ بغیر حسابؒ کے بغیر سفارش کے جنّت میں جائے گا۔

میم کی تکرار۔ میم، کی تکرار کے بارے میں ربّ کائنات کا فرمان، ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنٰھم ینفقونؕ قائم کرو نماز یقین کے ساتھ پھر آگے، میم، کی تکرار ہے یعنی ومـمّـا سے مراد ہے معمہّ یعنی تکرار کے ساتھ میم نور ہے اور پھر نور ہے ایک، میم، محمد رّسول اللہ ﷺ کا نورِ مقدس ہے دوسرا، میم، نور مقدس ہے مدار کا یہ دونوں، میم، کے نور مقدس محمد رّسول اللہ ﷺ کے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایک ہی نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور دو درجہ اخذ کئے اور پھر دونوں درجہ اپنے محبوب کو عطا کئے پھر ایک درجہ سے اپنے محبوب کو پیدا کیا

اور دوسرے سے ساری کائنات کو پیدا کیا پھر اللہ نے فرمایا، ترجمہ، قائم کرو نماز یقین کے ساتھ اور اپنی مخلوق کے بارے میں فرمایا کھڑے ہو جاؤ یقین کرنے والوں کے ساتھ تو یقین کرنے والے کون ہیں اور سب سے پہلے اللہ پر یقین کس نے کیا، میم، نے سب سے پہلے اللہ کی تعریف کس نے کی، میم، نے سب سے پہلے سبحان الله بحمده، سبحان الله العظيم، تسبیح کس نے کی، میم، نے اللہ کا ذکر ہی انکا رزق ہے یہی ہے، ممّا رزقنا، اور اس ذکر کو، میم، نے مقام لامحدود پر چار لاکھ تراسی ہزار تک جاری رکھا تھا اس وقت تک اللہ نے کوئی شئے پیدا نہ کی تھی صرف اللہ کا نور تھا پھر اللہ نے اپنے نور سے اپنی تصدیق کرائی یعنی نور محمدی سے اتنی مدّت یعنی عرصہ دراز تک اللہ کی تسبیح کرتے رہے پھر فرمایا اللہ نے کہ اے میرے محبوب میں تم سے راضی ہو گیا اور تم بھی راضی ہو جاؤ ہم تم کو فوقیت بخشتے ہیں ساری کائنات پر جس کو میں پیدا کرونگا سب سے اعلیٰ و افضل کیا تم کو اور وہ مقام عطا کیا جس کا ثانی نہیں یعنی لامحدود اس مقام پر دونوں، میم، فائز ہیں۔

اسی مقام لامحدود پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کو علیحدہ کیا تھا جس کو نور محمدی کہتے ہیں یہی وہ نور مقدس ہے جس کو اللہ نے دو حصوں میں تقسیم کر کے دو درجہ اپنے محبوب کو عطا کئے ایک درجہ مدار جس سے کائنات کو پیدا کیا دوسرا درجہ نبوّت جو شفاعت کا مدار ہے اس مقام و مرتبے پر اور کوئی نہیں ہو سکتا ہے اور مقام لامحدود، دونوں میم کا ازلی گھر ہے اسی نور نے سب سے پہلے دیدار کیا سب سے پہلے اللہ پر یقین کیا سب سے پہلے حمد کی سب سے پہلے اللہ کو سجدہ کیا یہی وجہ تھی کہ جب آپ معراج میں تشریف لے گئے تو اللہ نے بالکل اپنے قریب بلایا تھا جبکہ اس

مقام پر کسی فرشتے کا بھی گزر نہیں نہ کسی انبیاء کی رسائی ہو سکتی ہے، آپ اللہ کا خالص نور ہیں اسی لئے آپ کو اور آپ کی آل اہل بیت اطہار کو پوری طرح قربت حاصل ہے کیوں کہ مثل مشک کے دانوں کے یہ نور ہیں اللہ کا!

پھر جب تک اللہ نے چاہا مقام لا محدود پر رکھا اور جب دنیا میں بھیجنا چاہا تو آدمؑ کی پشت میں جگہ دی اس نور مقدس کو پھر آدمؑ سے منتقل ہوتے ہوئے یہ نور پاک صلبِ عبد المطلب میں اور آپ سے صلبِ عبد اللہ میں اور آپ سے صلبِ محمد رسول اللہ ﷺ میں پھر یہ نور مقدس جنابِ فاطمہؓ میں آپ سے حسنین پاک میں پھر یہ نور مقدس اہل بیت اطہار میں منتقل ہوتے ہوئے سیّد علی حلبیؒ میں آپ سے حضرت سیّد عبد اللہ شامیؒ میں اور آپ سے حضور سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سماء گیا پھر آپ سے یہ نور مقدس منتقل نہیں ہوا

ایک واقعہ حضرتؓ علی شیرِ خدا کا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ حضرت امیر المؤمنینؓ مسجد نبوی میں رونق افروز تھے ایک شخص آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے سلام عرض کیا آپ نے سلام کا جواب دیا وہ شخص پیاسا بھی تھا آپ نے اسے پانی پلایا جب وہ پانی پی چکا تو آپ سے عرض کیا یا امیر المؤمنین میں آپ سے ،الٓـمٓ، کے معنی و مطلب معلوم کرنے آیا ہوں اور میں بنی سلیم کے قبیلے سے تعلق رکھتا ہوں نام میرا عبد اللہ ہے میں نے کئی صحابیوںؓ سے ،الٓـمٓ، کے معنی معلوم کئے مگر دل مطمئن نہیں ہوا اس لئے میں آپ کے پاس آیا ہوں، آپ نے عبد اللہ کی بات سنی مگر خاموش رہے پھر کچھ دیر بعد فرمایا کہ تم میرے پاس آئے ہو میں تم کو مایوس نہیں کرونگا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ الف ملفوظی میں حرف تین ہیں بظاہر الف ایک ہے اور اللہ بھی ایک ہے اللہ نے جو کچھ بھی پیدا کیا ہے اور جو بھی کچھ قیامت تک آنے والی ہر شئے کا تعلق الف سے ہے یعنی اللہ تصدیق کرر ہا ہے کہ میں ہر شئے میں ہوں آفتاب و ماہتاب دیکھنے میں گول لگتے ہیں مگر طلوع اور غروب کے وقت یہ الف کی تصدیق کرتے ہیں، حجر و شجر اور چوپائے اور پرندوں میں بھی کہیں نہ کہیں الف ضرور ہوتا ہے دنیا میں بغیر الف کچھ ہے ہی نہیں اور دنیا کی جتنی بھی زبانیں ہیں ان میں بغیر الف نہ کچھ بولا جاسکتا ہے نہ کچھ لکھا جاسکتا ہے اسی طرح گنتی بھی ہے بغیر الف پوری بھی نہیں ہوسکتی ہے اگر الف کو دوسری زبانوں میں لکھا جائے یا بولا جائے تو بغیر الف کے کوئی بھی عبارت پوری نہیں ہوسکتی ہے یعنی مکمل نہیں ہوگی الف مثل ستون کے ہے اگر عمارت سے ستون کو ہٹا لیا جائے تو عمارت قائم نہیں رہ سکتی ہے گر جائیگی عرش سے فرش تک سب الف ہی الف ہے ہر شئے الف سے ہے پرندوے ہوں یا حیوان ہوں یا انسان ہو سب میں الف موجود ہے، اور حرف ،ل، سے مراد ہے لامحدود اور اللہ لامحدود ہے اور اللہ کا مقام بھی لامحدود ہے جس کی انتہا نہیں اور ،ل، ملفوظی میں بھی تین حرف ہیں ،ل، میم ،تو لام سے لامحدود ،ف، سے مراد ہے فاطر یعنی اللہ فاطر ہے اور جب کہو ،ل، تو لام اور الف اور ،میم، کی آواز آتی ہے تو ،میم، سے مراد ہے محمود یعنی اللہ محمود ہے اس طرح ،الف، سے اللہ ،ل، سے لامحدود ،ف، سے فاطر ،میم، سے محمود ہے اور حرف ،میم، ملفوظی میں ،میم، ی، میم، ہے یعنی دو میم کے درمیان میں ،ی، ہے تو ،میم، سے مراد ہے محمد رسول اللہ ﷺ اور ،ی، سے مراد ہے یقین اور ید اللہ اور ،ی، سے یٰسین اور ،ی، کے

بارے میں اللہ کا فرمان ہے کہ یٰسٓ والقرآن الحکیم ایک، میم، سے محمد دوسرے میم سے مدار مراد ہے اور اللہ نے مدار کو عظمت ورفعت بخشی اور انتہائی بلند مقام ومرتبہ عطاء کیا جب ازل میں اللہ نے اپنے نور سے نور محمدی کو خلق فرمایا تو اسی وقت دو حصوں میں تقسیم کر دیا پھر اللہ نے اپنے اسماء مقدسہ میں سے یہ نام مشتق کیے، میم، سے محمد اور، میم، سے مدار (ف) سے فاطمہؓ اور محمد کی (ح) سے حسنین پاک کو خلق فرمایا اور (ی) سے یٰس والقرآن الحکیم یعنی اے میرے محبوب عطا کیا قرآن جو حکمت والا ہے آپ کے سوا کوئی ایسا نہ تھا جس کو قرآن کی حکمت سکھائی جاتی اور (یٰ) سے مراد ہے، موجود (س) سے مراد ہے سینہ (ول) سے مراد ہے طاقتور، قرآن سے مراد ہے (نزول) نازل یعنی موجود تھا سینۂ محمد رّسول اللہ ﷺ کے قریب اور انتہائی طاقتور تھا اللہ تعالیٰ نے اس میں قرآن کی حکمتوں کو بھر دیا اور حکیم سے مراد ہے حکمت اور یہ وہ حکمت ہے جس کی انتہا نہیں کائنات میں جو بھی کچھ ہے یا اللہ پیدا کریگا ان تمام چیزوں کی حکمتوں کو اللہ نے اپنے محبوب کے سینۂ اطہر میں بھر دیا، اور الف سے مراد اللہ اور الحمد للہ بھی ہے، الف، سے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اور میم سے محمد رّسول اللہ ﷺ اور (ف) سے فتبارك اللہ احسن الخٰلقین بھی ہے انہیں حرفوں سے قرآن کریم بھرا ہوا ہے اگر میں، الٓمٓ، کے معنی ومطلب بیان کروں تو عمر کم پڑ جائے گی معنی باقی رہیں گے، میں اتنا اور بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ قرآن کریم میں اللہ نے تمام بھید اور راز پوشیدہ کئے ہیں ان بھیدوں کو اور رازوں کو علم ظاہر والے نہیں جان سکتے ہیں اور اس کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ قرآن کریم میں جا بجا ایسے حروف بھی موجود ہیں

جو موجود ہونے کے بعد بھی علم ظاہر والے پڑھتے ہی نہیں اور کچھ ایسے حروف بھی ہیں جن پر مد لگا ہوا ہے کہیں الف لگا ہوا ہے جیسے الف لام میم، الٓمّٓ، اس میں، ل، اور میم، پر مد لگا ہوا ہے تو مد کی آواز پر غور کرو میم اور دال کی آواز آرہی ہے جس کو علم ظاہر والے نہیں سمجھ سکتے ہیں اسی طرح کہیں (الف) لگا ہوا ہے کہیں (ی) لگا ہے کہیں حروف مقطّعات موجود ہیں ہر آیت کے آخر میں کہیں (ط) لگا ہے کہیں (ہ) ہے کہیں (ص) ہے کسی آیت پر وقفہ لگا ہوا ہے اس کی وجہ اس کے معنی علم ظاہر والے نہیں سمجھ سکتے ہیں کچھ حروف ایسے ہیں جن کو بولنے پر وہ دوسرے حرفوں کی آواز دیتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن میں صرف ایک ہی حرف کی آواز موجود ہے، قرآن کریم میں ان ساری چیزوں سے معنی و مطلب اخذ کئے جاتے ہیں انہیں ساری چیزوں کو علم ظاہر والے حرفوں کی اضافت بتاتے ہیں اگر ان سے پوچھا جائے کہ اللہ نے کوئی شئے ایسی پیدا کی ہے جو ضرورت سے زیادہ ہو کیا ان علم ظاہر والوں کو اس بات کا علم ہے کہ کس شئے کو کس چیز کو کس علم کو کس حرف کو کس وجہ سے پیدا کیا اللہ کے یہی بھید اور راز ہیں یہ علم اللہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اسی لئے قرآن علم سینہ کہلاتا ہے۔

اور جب وقت نماز کا قریب آگیا تو آپ نے عبداللہ سے فرمایا کہ اب تمہارا دل مطمئن ہوا کہ نہیں تو عبداللہ آپ کے قدموں پر گر گئے اور کہا اے امیر المؤمنین با خدا جو معنی و مطلب آپ نے بیان فرمائے ہیں ان میں اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان میں ایک زیر و زبر کا فرق نہیں ہے یہ معنی اور مطلب جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے تھے تو میرے والد نے ایک قرطاس پر لکھ لئے تھے جو میرے گھر کی خیر و برکت کا سبب ہے اسی لئے میں سب سے، الٓمّٓ،

کے معنی و مطلب معلوم کرتا رہالیکن آپ کے سوا اور کوئی معنی اور مطلب بیان نہ کرپایا مگر آج مجھ کواس بات کا انکشاف ہوگیا کہ آپ اس علم کے مالک ہیں جواور کسی میں موجود نہیں ہے آپ بیشک جانشین رسول ﷺ ہیں۔

روایت حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سے منقول ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے نور کو اللہ نے دو حصوں میں تقسیم کیا پھر دو درجے اور مقام عطا کئے اور جب اللہ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو میرے نور کوان کی پشت میں رکھا، اور پھر بہشت میں رکھا اور جب نوحؑ کشتی پر سوار ہوئے تو میرا نوران کی پشت میں تھا اور جب ابراھیمؑ آگ میں ڈالے گئے تو میرا نوران کی پشت میں تھا اسی طرح اللہ نے میرے نور کو پاکیزہ صلبوں میں سے طاہرہ رحموں میں منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ میرا نور صلبِ عبدالمطلب میں منتقل ہوا اور پھر صلب عبدالمطلب میں میرے نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا مجھ کو صلب عبداللہ میں اور علیؓ کو صلب ابوطالبؓ میں اور ہم دونوں کے لئے اپنے اسماء مقدسہ میں سے دو نام مشتق کیے، اللہ صاحب عرش محمود ہے اور میں محمد ہوں اور اللہ اعلیٰ ہے اور میرا بھائی علی ہے مجھ کو پیغمبری اور رسالت اور نبوت عطا کی اور علیؑ کو وصایت اور امامت عطا کی اور لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ حکم کرنے پر مقرر کیا!

ایک واقعہ حضرت شمس الدینؒ کا۔ حضرت شمس الدینؒ اپنی کتاب (احسنی لموٴمنین) میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں تجارت کے سلسلہ میں ہندوستان آیا تھا اور میرا تجارتی کام

گجرات میں تھا جب میں خرید وفروخت سے فارغ ہوکر اپنے وطن انڈونیشیاء جانے کی تیاری کرنے لگا تو مجھ کو خبر ملی کہ یہاں کھمبات میں ایک نہایت زبردست ہستی کے بزرگ صاحبِ کمال رونق افروز ہیں یہ خبر سن کر میں دیدار کا مشتاق ہوا اور میرے دل میں خیال آیا کہ میرے وطن میں اکثر لوگ حضور سیّدنا بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کا ذکر کرتے ہیں اور ان کی کرامتیں بیان کرتے ہیں اور میں اپنے بچپن سے اب تک انہیں بزرگ کے حالات سنتا چلا آرہا ہوں بہر حال ایسے بزرگوں کی قدم بوسی کا شرف نجات کا اور خیر وبرکت کا بہترین ذریعہ ہے یہ سوچ کر میں فوراً چل دیا راستے میں کچھ لوگ ملے میں نے ان سے پتہ معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم لوگ تو انہیں کی خدمت میں حاضر ہونے جارہے ہیں آپ ہمارے ساتھ چلیں یہ سن کر میں بہت خوش ہوا اور ان لوگوں کے ہمراہ چل دیا ابھی آپ سے کچھ فاصلے پر تھا کہ میری نظر آپ کے لباس پر پڑی اور نئی بات یہ دیکھی کہ آپ کے چہرۂ انور پر نقاب پڑی تھی جب میں اور آگے بڑھا تو آپ نے فوراً فرمایا کہ آؤ شمس الدینؒ یہ سن کر مجھ کو بڑا تعجب ہوا کہ میرا نام کیسے معلوم ہو گیا اور آپ کے چہرۂ انور پر نقابیں پڑی ہیں پھر اتنی دور سے دیکھا کیسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بزرگ تو حضور سیّدنا بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ سے زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں یہ سوچتا ہوا میں اور آگے بڑھا ابھی سلام بھی نہ عرض کر پایا تھا آپ نے پھر فرمایا آؤ شمس الدینؒ تو میں نے سلام عرض کیا آپ نے بڑی محبت و شفقت سے جواب عنایت فرمایا پھر میں بصد ادب دوزانوں بیٹھ کر آپ کے لباس ونقابوں اور نعلین پاک کو بغور دیکھنے لگا کہ نقابوں میں روزن تو نہیں ہیں جس کے سبب دکھاتا ہو مگر

جب قریب سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ نقابیں موٹے موٹے کپڑے کی ہیں اور ان میں صفت یہ ہے کہ ہوا سے جنبش نہیں ہوتی ہے اور نعلین مبارک اوپر سے نقرئی اور تتلیاں طلائی ہیں اور انتہا خوب صورت اور لباس اوپر سے نیچے تک ایک مثل بادشاہوں کے رنگ سبز اس پر سرخ یاقوت کا کام بنا ہوا نہایت خوبصورت اور نہایت نرم میں انہیں ساری چیزوں پر غور کر رہا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اے شمس الدین تم جس کی کرامتوں کا ذکر بچپن سے اب تک سنتے رہے ہو وہ میں ہی ہوں اور میرا ہی نام بدیع الدینؒ ہے اور جو تم کو لباس اور نقابوں اور نعلینوں پر حیرت ہو رہی ہے تو سنو میں تم کو سارے حالات سے آگاہ کرتا ہوں جب مجھ کو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۶۲ھ میں دنیا کا دورہ کرنے کا حکم فرمایا کہ اے بدیع الدین تم دنیا کا دورہ کرو اور لوگوں کو کفر و ضلالت کے اندھیروں سے نکالو اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جاری کرو مخلوقِ خدا کو ہدایت دو تو میں نے حکم کی تعمیل کی اور دنیا کا دورہ شروع کیا اور تمام ممالک کا دورہ کیا لوگوں کو ہدایت دی اور بے شمار لوگوں کو اسلام میں داخل کیا کفر و ضلالت کے اندھیروں سے نکال کر دولت ایمان کی سرفرازیاں بخشیں ۔

اسی دوران میں نے انڈونیشیاء کا دورہ کیا اور تمہارے وطن میں بھی لوگوں کو ہدایت دی اور لوگوں کو اسلام میں بھی داخل کیا لیکن اسوقت نہ تو میرے پاس یہ لباس تھا نہ یہ نقابیں تھیں نہ نعلین مبارک تھے اور نہ ہی یہ درجہ اور مرتبہ تھا نہ یہ مقام تھا اور ۲۸۱ھ تک مجھ کو اجازت و خلافت بھی حاصل نہیں ہوئی تھی یہی وجہ تھی کہ اتنے عرصہ تک نہ کسی کو بیعت کیا نہ ہی کسی کو اجازت وخلافت سے نوازہ، جب ۲۸۲ھ میں مجھ کو سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت وخلافت

سے سرفراز فرمایا اور تمام درجات و مراتب عطا فرمائے اور یہ لباس و نقابیں اور نعلین مبارک اور تاج عطا کیا اور نو ۹ لقمہ کھلائے آبِ کوثر سے لبریز پیالہ پلایا تو میں "بدیع الدین مدارؒ" مدار العلمین کے لقب سے ملقب ہوا؛ اور درجۂ مدارؒ اور مقام صمدیت پر فائز ہو گیا اس سے پہلے میں صرف بدیع الدینؒ تھا اور اسی نام سے پکارا جاتا تھا، اور اس سے پہلے مجھ کو حضرت علی وجہ الکریم سے سندِ ولایت حاصل ہو گئی تھی اور آپ نے میرے سینہ میں تمام علوم بھر دیئے تھے حضرت شمس الدینؒ تحریر فرماتے ہیں کہ جب میں نے سارے حالات سن لئے تو سوچا کے گھر جا کر پہلے آپ کے سارے حالات اور جو آپ کی کرامتیں مشہور ہیں ان کی تصدیق کر کے کتاب ضرور لکھوں گا اور جو کچھ بھی میری آنکھوں نے دیکھا ہے اگر آپ نے کتاب لکھنے کی اجازت فرما دی تو کتاب ضرور لکھوں گا یہ دل میں خیال پیدا ہو گیا اور میں اپنے وطن جانا بالکل ہی بھول گیا اور آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہنے لگا یہاں تک کہ مجھ کو رہتے ہوئے چالس دن ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدینؒ اب تم اپنے وطن جاؤ تمہاری ماں اور باپ تمہاری یاد میں بیقرار ہیں تم کو یہاں وقت زیادہ ہو گیا ہے اور انہوں نے تمہاری شادی کا سارا انتظام کر لیا ہے وہ تمہاری شادی کرنا چاہتے ہیں جب میں نے شادی کی خبر سنی تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر شادی ہو گئی تو مجھ کو کتاب لکھنا مشکل ہو جائے گا میری دلی تمنّا تو دل میں ہی رہ جائے گی میرے دل میں جیسے ہی یہ خیال آیا تو آپ نے فرمایا ؛؛ کہ تم کتاب لکھنے کے بارے میں سوچ رہے ہو وہ کتاب لکھ جائے گی تم اپنا کام شروع کرو اللہ تمہاری مدد کرے گا یہ سن کر میں نے آپ کے قدموں کو بوسہ دیا آپ نے اپنا

دست مبارک میری پشت پر رکھ دیا مجھ کو ایسا معلوم ہوا کہ بہت تیز برق چمکی اور میں فوراً بیہوش ہو گیا جب ہوش آیا تو میری دنیا بدل چکی تھی پردے حجاب کے ہٹ گئے تھے ظاہر وباطن سب روشن ومنوّر ہو گیا تھا میں اسی وقت سے صاحبِ کشف وکمال بن گیا تھا آپ نے مجھ کو اجازت وخلافت سے نواز دیا پھر میں نے عرض کی کہ میرے آقا مولا آپ اپنی زبان مبارک سے اپنی اجازت وخلافت کے پورے مکمل حالات وواقعات لکھا دیں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سرفراز فرمایا ہو اور لباس ونقابوں کے بارے میں بھی لکھا دیں تو عین نوازش ہوگی اور میری دلی تمنّا بھی پوری ہو جائے گی میں سارے حالات وواقعات کتاب میں لکھنا چاہتا ہوں۔۔

آپ نے فرمایا میری اجازت وخلافت تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزائی کرامت ہے اگر تمہاری دلی تمنّا یہی ہے تو ضرور پوری ہوگی میں بولتا ہوں تم لکھو پھر اپنے گھر جا کر کتاب میں لکھ لینا جب آپ نے میری التجا کو منظور کر لیا تو میری خوشی کا ٹھکانا نہ رہا میں نے کاغذ قلم دوات نکالا اور میں لکھنے بیٹھ گیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب مجھ کو ۲۶۲ھ میں سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے دورہ کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے اسی وقت دنیا کا دورہ شروع کر دیا اور جس ملک کے جس مقام پر جتنے ماہ اور دن کا قیام کرنے کا حکم ملتا اتنے ہی دن میں وہاں ہدایت کا کام کرتا رہا اسی طرح ہدایت کا کام جاری تھا مگر ۲۸۱ھ سے ایک غیبی آواز آنے لگی کہ اے بدیع الدینؒ میں تم سے بہت بڑا کام لینے والا ہوں یہ آوازیں اکثر آیا کرتی تھیں یہاں تک کہ میں ۲۸۱ھ میں ماہ ذی الحجّہ کی ۲۱ تاریخ کھمبات میں عبادت میں مشغول تھا پھر آواز آئی کہ اے بدیع الدینؒ میں تم

سے بہت بڑا کام لینے والا ہوں یہ آواز سن کر مجھ کو بہت بے چینی ہوئی اور میں بہت ہی پریشان ہو گیا کہ اللہ جانے کون سا ایسا کام ہے جو مجھ کو کرنا ہے جس کی مجھے خبر بھی نہیں تو میں اس کام کو انجام کس طرح دوں اور یہ آواز برابر آتی رہتی ہے آخر ہم کو کیا کرنا چاہئے میں اسی خیال میں ڈوبا ہوا تھا کہ اچانک خیال آیا کہ اے بدیع الدین تم کیوں فکر کرتے ہو تم تو بغیر حکم ملے ایک قدم بھی نہیں بڑھاتے ہو جب حکم ملے اس پر عمل کرنا بس یہ خیال آتے ہی ساری فکر دور ہو گئی اور میرے دل کو سکون حاصل ہو گیا میں پھر عبادت میں مشغول ہو گیا اور جب کچھ وقت اور گزر گیا تو ۱۸۲ھ ماہ ذی الحجہ کی ۲۱ تاریخ میں نے دیکھا کہ سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور آپ نے مجھ کو لباس پہنا دیا اور پھر ۹ لقمہ کھلائے اور ایک پیالہ جو مثل دودھ کے تھا وہ پلا دیا پھر اپنا دست مبارک میرے چہرہ پر پھرا اور پھر سات نقابیں باندھیں اور تاج سر پر پہنا دیا اور پھر نعلین مبارک عطا کئے پھر آپ تشریف لے گئے جب مجھ کو ساری چیز کا انکشاف ہوا تو میں ان سب آوازوں کا مطلب سمجھ گیا کہ اب اس کام کا وقت آ گیا ہے بس میں نے اسی وقت سفر شروع کر دیا اور پہلے نجف اشرف میں حضرت علی کرّم اللہ وجہالکریم کے مزار گہر بار پر حاضری دی اور جب وہاں سے حکم ملا کے اب تم اپنے جدّ اعلی کے مزار اقدس پر حاضری دو تو میں نے مدینہ منورہ کا سفر شروع کیا اور جب وہاں پہنچا اور مزار مقدس پر حاضری دی پھر وہیں عبادت و ریاضت میں مصروف رہا مگر کوئی حکم نہیں ملا تو میں دونوں وقت حاضری بھی دیتا رہا اور عبادت بھی کرتا رہا جب اسی طرح کافی وقت گزر گیا اور کوئی حکم نہیں ملا تو میں حکم کا منتظر رہا ایک دن عبادت میں مشغول تھا کہ میرے کانوں میں

آواز آئی کہ میرے لختِ جگر میرے قریب آؤ تو میں مزار مقدس کے قریب گیا اور کافی دیر تک حاضر رہا اور میری آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے تو پھر آواز آئی کہ تم علی کے پاس جاؤ تو پھر میں نجف اشرف میں حاضر ہوا اور آپ کے مزار مقدس پر حاضری دی مگر کوئی حکم نہ ملا تو میں وہیں عبادت کرتا رہا اور حاضری بھی دیتا رہا اسی طرح کافی دن گزر گئے تو ایک شب کو میں عبادت میں مصروف تھا کہ میرے کانوں میں آواز آئی کہ اے بدیع الدینؒ میرے قریب آؤ میں نے ادھر ادھر دیکھا تو کوئی آواز دینے والا نظر نہ آیا میں پھر عبادت میں مصروف ہو گیا تھوڑی دیر میں پھر آواز آئی تو میں سمجھ گیا اور آپکے مزار مقدس کے قریب گیا تو دیکھا کہ آپ رونق افروز ہیں آپ نے مجھ کو بیعت کر لیا اور سندِ ولایت عطا کی اور میرے سینہ میں تمام علوم بھر دیئے پھر حکم فرمایا کہ اب اپنے جدّ اعلیٰ کے پاس جاؤ میں نے پھر مدینہ منورہ کا سفر شروع کیا اور آپ کے مزار مقدس پر حاضری دی اور کافی دیر تک حاضر رہے میری آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے جب وقت عبادت کا آ گیا تو میں عبادت میں مصروف ہو گیا جب کوئی حکم نہ ملا تو میں بدستور حاضری دیتا رہا اور عبادت بھی کرتا رہا یہاں تک کہ ۲۸۲ھ ماہ رجب المرجب کی ۲۷ ستائیسویں شب دوشنبہ عشاء اور تہجّد کے درمیان میں عبادت میں مشغول تھا کہ میں نے دیکھا کہ تمام جلیل القدر صحابہؓ اور حسن بصریؒ حضرت امام مہدیؑ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم حضرت خضرؑ حضرت امام حسنؓ حضرت امام حسینؓ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم حضرت فاطمہؓ تشریف فرما ہیں اور سبھی اظہار مسرّت کر رہے ہیں اور مجھ کو مبارک باد دے رہے ہیں پھر سرورِ دو جہاں ﷺ تشریف لائے آپ کے ہمراہ دو نوجوان خوبصورت

چہرے نورانی دونوں کے ہاتھوں میں ایک ایک طشت اس پر سر پوش پڑے ہوئے تھے اور وہ دونوں بصد ادب کھڑے تھے سب نے آپؐ کو سلام پیش کیا آپ نے جواب عنایت فرمایا پھر آپ کھڑے ہو گئے تو سب کھڑے ہو گئے اور میں بھی کھڑا ہو گیا!

آپ کی لباس پوشی۔ اس وقت کا عجیب منظر تھا ایسا معلوم ہو رہا تھا کے دولھا بنانے کے سب منتظر ہیں یا کسی شہزادے کی تاج پوشی کا انتظار کیا جا رہا ہے مگر یہاں تو آراستہ کیا جا رہا تھا جہادِ اکبر کے لئے اور سب کے سب شاداں و فرحاں نظر آ رہے تھے، پھر آپ کھڑے ہو گئے تو سب کھڑے ہو گئے میں بھی کھڑا ہو گیا آپ نے ایک طشت سے سر پوش ہٹا دیا اور اس میں سے ایک لباس اٹھا کر ذکر فرمایا، ۂ السمٰوٰت والارض عزیز الحکیم ؐ پھر وہ لباس مجھ کو پہنا دیا وہ لباس یہی ہے جس کو تم دیکھ رہے ہو، پھر آپ بیٹھ گئے تو سب بیٹھ گئے

پہلا لقمہ حجابِ قدرت۔ پھر آپ نے دوسرے طشت سے سر پوش ہٹا کر ایک قاب سے ایک ٹکڑا اٹھایا اور وہ مثل حلوہ کے تھا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں تھا مشک وگلاب سے زیادہ خوشبو سے معطر تھا وہ جنّت کا پھل آب کوثر میں مخلوط کیا گیا تھا آپ نے ذکر فرمایا، سبحان ربی الاعلیٰ، پھر مجھ کو کھلا دیا اس لقمہ کو کھاتے ہی پردے حجاب کے ہٹ گئے اور کائنات میں جو بھی کچھ ہے ظاہر و باطن مجھ پر روشن و منوّر ہو گیا اور کائنات کی ہر شئے میرے تابع فرمان ہو گئی اور لوح محفوظ اللہ کے حکم سے میرے سامنے کر دی گئی اس میں جو بھی کچھ لکھا ہوا ہے میں اس سے آگاہ و خبر دار ہو گیا اور اللہ نے اس پر مجھ کو با اختیار کر دیا یہاں

تک کہ میں لوح محفوظ کے لکھے ہوئے کو مٹا سکتا ہوں پھر حکم ملا کہ تم جسکو جو چاہو عطا کرو جس کو چاہو برطرف کردو یعنی نظام کائنات کے کل اختیارات مجھ کو عطا کردیئے!

دوسرا لقمہ حجاب رحمت، جب کھلایا تو ذکر فرمایا، سُبحان عالِمَ السِّیرِ والخفیٰ، اس لقمہ کے کھاتے ہی عالمین کے سارے حجاب ہٹ گئے اور عالمین کی سیر اللہ نے مجھ پر آسان کردی یعنی چودہ طبق کو اتنا چھوٹا کردیا کہ ایک پیالے میں آجائے جس طرح جبرئیلؑ نے حضرت علیؓ شیر خدا کا امتحان لیا تھا طاقت کا تو اللہ نے چودہ طبق کے وزن کو ایک چھوٹی سی ڈلیا میں رکھ دیا تھا اور آپ نے اس کو اٹھالیا تھا اسی طرح اللہ نے میرے لئے چودہ طبق کو اتنا چھوٹا کردیا کہ چودہ طبق میں جو کچھ بھی ہے اس کو میں ہمہ وقت آسانی سے دیکھتا رہوں اور کائنات میں جو بھی کچھ ہے اس کے نظام کو انجام دیتا رہوں، کیوں کہ جو چیز سامنے ہوتی ہے اسی کی دیکھ بھال کی جاتی ہے اور جو چیز سامنے نہ ہو اور اس کا علم بھی نہ ہو تو کیا اس کی نگرانی کوئی کرسکتا ہے، اے شمس الدینؒ میں تم کو آگاہ و خبردار کرتا ہوں کہ حجابِ عظمت ایسی عظمت ہے کہ جسکی انتہا نہیں یہ وہی عظمت ہے جس کے نور کو سرورِ دو جہاں علیہ صلی اللہ نے اس وقت دیکھا تھا جب آپ نور کی شکل میں اللہ کی حمد و ثنا کرتے تھے اور اس وقت تک اللہ نے کچھ بھی پیدا نہ کیا تھا، اور پھر جب آپ معراج میں تشریف لے گئے تو آپ کی نظر پھر اس نور پر پڑی جو ستارے کی شکل میں ہے تو اپنے رب سے پوچھا کہ یہ ستارہ اتنی بلندی پر چمکتا ہوا جو میں دیکھ رہا ہوں یہ کیا ہے، تو رب کائنات نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے محبوب یہ میرا نور ہے اور یہ ستارہ مدار ہے اس میں تمہاری آل اطہار پیدا کرونگا اور اس کو تمہاری امت کے لئے

برکت اور رحمت بنا کر بھیجوں گا اور اس سے میری قدرت کاملہ کے عجائب کا اس وقت تک ظہور ہوتا رہے گا جب تک قیامت قائم نہ ہو جائے اسی مدار سے میں نے کائنات کو پیدا کیا ہے اور یہی نظام کائنات کا مدار رہے گا! اس ستارے کی تصدیق ۲۷ ویں پارہ میں موجود ہے،،

تیسرا لقمہ حجاب منّت ۔ جب آپ نے کھلایا تو ذکر فرمایا،، سبحان رفیع الاعلیٰ ،، اس لقمہ کے کھانے سے ولایت اور تمام انبیاء کی صفت مجھ میں پیدا ہو گئی اس لقمہ میں اللہ نے وہ صفت بخشی کہ جس امر کا خیال آجائے وہ اسی وقت ہو جائے، یہی وہ نور ہے جس نے ازل میں اللہ سے یہ التجا کی تھی کہ اے میرے رب ہم کو اپنی مخلوق پر ظاہر نہ کرنا پوشیدہ رکھنا اسی لئے اللہ نے اپنے محبوب کے ذریعہ میرے چہرہ پر سات نقابیں سایہ فگن کرا دیں ان نقابوں میں بہت بھید اور راز پوشیدہ ہیں اگر ایک نقاب اٹھانے کے بعد دوسرا نقاب بھی اٹھا دیا جائے تو سامنے کی ہر شئے مثل طور کے جل جائے گی ان نقابوں میں ہر وقت اللہ کی تجلّی موجود رہتی ہے یہ نقابیں کرامتوں کا سمندر ہیں ان سے معجز نما کرامتوں کا قیامت تک ظہور ہوتا رہے گا،،

چوتھا لقمہ حجابِ رحمت ۔ جب آپ نے کھلایا تو ذکر فرمایا،، سبحان من ھو غنی لا یفتقر، اس لقمہ کو کھانے سے میری تمام حاجتیں ختم ہو گئیں جو انسانوں میں پائی جاتی ہیں یعنی تمام نجاستوں سے پاک وصاف اسی لئے مجھ کو مدار پاک کہا جاتا ہے اسی حجاب کے برکت سے اللہ نے مجھے مالا مال کر دیا اور تمام رحمتوں کا خزانہ بخش دیا اور پھر رحمت پر رحمت یہ

کہ عطا کرنے والا بھی رحمت اور کھانے والا بھی رحمت اور پھر کھلانے والا بھی، رحمت العلمین، ویسے تو سرورِ دو جہاں ﷺ کے کھلانے سے ہی تمام تر رحمتیں حجاب میں سماء گئی تھیں یہی وجہ ہے کہ جس پر میری ایک نظر پڑ جاتی ہے اس کی دنیا بدل جاتی ہے اگر جادوگر پر نظر پڑی تو وہ مومن بن گیا اور مومن پر نظر پڑی تو وہ ولّی کامل بن گیا جنّات پر نظر پڑی تو وہ صاحب کمال بن گیا!

پانچواں لقمہ حجاب سعادت۔ جب آپ نے کھلایا تو ذکر فرمایا، سبحان ھو آلم لاّ یسھو، اس لقمہ کو کھانے سے ایسا یقین کامل ہو گیا جس کی انتہا نہیں اور توّکل پر مجھ کو عبور حاصل ہو گیا اسی کو کہتے ہیں اللہ توّکل یعنی میں توّکل پر فائز ہو گیا!

چھٹا لقمہ حجاب کرامت۔ جب نے آپ کھلایا تو ذکر فرمایا، سبحان کریم الاکرم، اس لقمہ کے کھانے سے پنجتن پاک کا صبر و رضا حیا اور حضرت آدمؑ سے حضرت عیسیٰؑ تک کے معجزات کا ظہور ہوا اور ان سب پر مجھ کو عبور حاصل ہو گیا یعنی اللہ نے مجھ کو تمام انبیاء کی کرامتوں سے مالا مال کر دیا ان معجز نما کرامتوں کا سلسلہ قیامت قائم ہونے تک بدستور جاری رہیگا۔

یہ وہی کرامتیں ہیں جس کی بشارت اللہ نے اپنے محبوب کو دی تھی کہ میں اپنی قدرت کاملہ کے عجائب دکھاؤنگا قرآنِ کریم جس کا شاہد ہے۔

ساتواں لقمہ حجاب منزلت۔ جب آپ نے کھلایا تو ذکر فرمایا، سبحان رب

العرش العظیم، اس لقمہ کے کھانے سے میں اس منزل پر فائز ہو گیا جس منزل کے بعد کوئی منزل نہیں ہے اور اگر ہے تو وہ سرورِ دو جہاں ﷺ ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ رب کائنات نے مجھے اس منزل پر اس لئے فائز کیا کہ میں منزل سلوک انتہا سخت اور دشوار ہے کہ سالک برسوں عبادت وریاضت کرتے ہیں اور تمام شرائط بجالاتے ہیں پھر بھی وہ منزل طے کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے کفِ افسوس مل کے رہ جاتے ہیں کیوں کہ سالک پر شیطانِ لعین مسلّط ہو جاتا ہے سالک کی ذراسی غفلت برسوں کی عبادت وریاضت کو خاک میں ملا دیتی ہے اس لئے اللہ نے اس منزل کو طے کرنا اتنا آسان کر دیا کہ سالک کو نہ عبادت وریاضت کرنا پڑے اور نہ ہی تمام شرائط بجالانے کی ضرورت باقی رہے جب آن واحد میں منزل طے ہو جائے گی تو عبادت وریاضت میں کسی طرح کوئی کمی باقی نہ رہے گی اسی لئے اللہ نے مجھ کو ایسی منزل عطا کی کہ جس پر میری ایک نظر پڑ جائے اس کی منزل اسی وقت طے ہو کر صاحب کمال بن جاتا ہے یہ تھے حجاب منزلت کی صفت اس میں نجبہ، نقبہ، غوث، قطب، ابدال، اور ولایت اور تمام درجات ومراتب کی تقسیم کا اللہ نے مجھے اختیار عطا کیا ہے۔

آٹھواں لقمہ حجاب ہدایت۔ جب آپ نے کھلایا تو ذکر فرمایا، سبحان اعظم الاعظم، اس لقمہ کے کھانے سے اللہ نے ایسی صفت بخشی کہ جس پر نظر پڑ جائے وہ اسی وقت گمراہی سے نکل کر ایمان میں داخل ہو جائے چاہے انسان ہو یا جنات اللہ تعالیٰ نے کتنا آسان کر دیا ہدایت کے لئے اور اپنی مخلوق پر کتنا بڑا احسان کیا اسی لئے مجھ کو حجاب

ہدایت پر فائز کیا کہ میرے محبوب بندے پر جس کی نظر پڑے وہ ہدایت پائے اور میرا محبوب بندہ جس پر نظر کرم کرے وہ ظلمات سے نکل کر نورِ ایمان میں داخل ہو جائے۔

نواں لقمہ حجاب نبوّت۔ جب آپ نے کھلایا تو ذکر فرمایا، سبحان رب العزت عمّا یصیفون ،اس حجاب نبوّت میں اس قدر بھید اور راز پوشیدہ ہیں جس کو بیان کرنا امر ناممکن ہے ایک بال کا ستّر واں حصہ بھی ظاہر نہیں کر سکتا ہوں میں تم کو صرف اتنا لکھا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ سرورِ دو جہاں ﷺ نے تمام صحابہؓ کے درمیان ارشاد فرمایا تھا کہ تم سب سے بہتر خفیف الحاذ ہوگا اور اس مرد مسلمان کے سچے خواب ہوں گے اور وہ اجزائے نبوّت میں سے ہوگا، بس یہ وہی فرمان رسول ﷺ ہے جس کو آپ نے فرمایا تھا اور پھر اس کو انجام تک پہنچا بھی دیا، آپ قبل اعلان نبوت درجہ مدار پر تھے اور جب درجہ نبوت پر فائز ہو گئے تو درجہ مدار آپ کے پاس بطور امانت کے باقی رہا جب اللہ کا حکم ہوا تو وہ درجہ مدار آپ نے مجھ کو عطا کیا اور اجزائے نبوّت میں سے ایک جزِ اعظم بھی مجھ کو عطا فرمایا، اور ان تمام درجات و مراتب سے پہلے میں صرف بدیع الدینؒ تھا اور اسی نام سے پکارا جاتا تھا مگر سرور دو جہاں ﷺ نے تمام درجات و مراتب کے ساتھ ہی ساتھ مجھے اجازت و خلافت سے بھی سرفراز فرما دیا تو میں بدیع الدین مدارؒ ہو گیا اور مدار پاک کے نام سے مشہور ہو گیا اور میں تم کو اس بات سے بھی آگاہ خبردار کرتا ہوں کہ مدار کا درجہ ولایت اور نبوّت کا درمیانی حصہّ ہے اسی کو مدار کہتے ہیں۔

آب کوثر سے لبریز پیالہ۔ نواں لقمہ کھلانے کے بعد آپ کھڑے ہو گئے تو سب کھڑے ہو گئے تو میں بھی کھڑا ہو گیا آپ نے دوسرے طشت سے پیالہ اٹھایا وہ پیالہ آبکوثر سے لبریز تھا اور دودھ سے زیادہ سفید مشک وگلاب صندل سے زیادہ خوشبو سے معطّر تھا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ پڑھو، وصوّم تاحیة صوم لله تعالیٰ ،یعنی نیّت کی کہ جب تک دنیا میں رہوں وہ میرے لئے ایک دن ہے اور میرا روزہ اللہ کے واسطے ہے میں دنیا کو ایک دن تصوّر کرتا ہوں، پھر آپ نے وہ پیالہ آب کوثر مجھ کو پلا دیا اسکی برکت سے اللہ نے میری عمر طویل کردی کسی چیز کی کوئی حاجت باقی نہ رہی پھر آپ نے میرے چہرہ پر اپنا دست مبارک پھیرا تو آپ کا نورِ مقدس میرے جسم میں سماء گیا۔

جنّتی نقابیں۔ پھر آپ نے طشت سے نقاب اٹھا کر ذکر فرمایا، ولسوف یعطِك فترضی، یعنی قریب ہے تیرا رب عطا کرے اتنا کہ تو خوش ہو جائے پھر آپ نے نقابیں باندھنا شروع کیا اور پے در پے سات نقابیں باندھیں!

جنّتی تاج مبارک۔ نقابوں کے بعد آپ نے طشت سے تاج مبارک اٹھا کر ذکر فرمایا، کلّ ملٰئکته وکتبه ورسله، پھر تاج مبارک میرے سر پر پہنا دیا اس کے بعد آپ نے طشت سے نعلین مبارک اٹھا کر ذکر فرمایا، اللھم ثبّت وقدمی علی صراطٍ مستقیمْ، یعنی یہی ہیں سیدھی راہ چلنے والے اور سیدھی راہ چلانے والے انہیں کی اتّباع کرو، پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدینؒ اب تو تمہاری دلی تمنّا پوری ہو گئی تم کو میری اجازت وخلافت

کی پوری معلومات ہوگئی، اب میں تم کو ان حجابات کے بارے میں بھی آگاہ وخبردار کرتا ہوں کہ ان حجابوں کی اصل کیا ہے اور یہ حجاب کیا ہیں تم ان کو بھی لکھ لو پھر آپ نے ایک روایت بیان فرمائی۔

روایت۔ ہے کہ حضرت علی کرّم اللہ وجہ الکریم نے ارشاد فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آسمانوں اور زمینوں اور عرش وکرسی، لوح وقلم بہشت ودوزخ کی خلقت سے اور تمام انبیاء کی پیدائش سے چار لاکھ چوبیس ہزار سال سے قبل پیدا کیا تھا پھر نور مقدس سے بارہ حجابات پیدا فرمائے (۱) حجابِ قدرت، (۲) حجابِ عظمت (۳) حجابِ منّت (۴) حجابِ رحمت (۵) حجابِ سعادت (۶) حجابِ کرامت (۷) حجابِ منزلت (۸) حجابِ ہدایت (۹) حجابِ نبوّت (۱۰) حجابِ رفعت (۱۱) حجابِ ہیبت (۱۲) حجابِ شفاعت () خلق فرمائے پھر اس نور مقدس کو بارہ ہزار سال حجاب قدرت میں رکھا اس میں وہ نور، سبحان ربی الاعلیٰ، ذکر کرتا رہا پھر حجاب عظمت میں گیارہ ہزار سال رکھا اس میں وہ نور، سبحان عالم السّیر والخفی، ذکر کرتا رہا پھر حجاب منّت میں دس ہزار سال رکھا اس میں وہ نور رکھا، سبحان رفیع الاعلیٰ، ذکر کرتا رہا، پھر حجابِ رحمت میں نو ہزار سال رکھا اس میں وہ نور، سبحان من ھو غنّی لا یفتقر، ذکر کرتا رہا پھر حجابِ سعادت میں آٹھ ہزار سال رکھا اس میں وہ نور، سبحان ھو آلم لاّ یسھو، ذکر کرتا رہا، پھر حجابِ کرامت میں سات ہزار سال رکھا اس میں وہ نور، سبحان کریم الاکرم، ذکر کرتا رہا، پھر حجابِ منزلت میں چھ ہزار سال رکھا اس میں وہ نور، سبحان رب العرش العظیم، ذکر کرتا رہا، پھر حجابِ ہدایت میں

پانچ ہزار سال رکھا اس میں وہ نور، سبحان اعظم الاعظم ،ذکر کرتا رہا پھر حجابِ نبوّت میں چار ہزار سال رکھا اس میں وہ نور، سبحان رب العزت عمّا یصفون، ذکر کرتا رہا، پھر حجابِ رفعت میں تین ہزار سال رکھا اس میں وہ نور، سبحان ذی الملك والملكوت، ذکر کرتا رہا، پھر حجابِ ہیبت میں دو ہزار سال رکھا اس میں وہ نور، سبحان الله وبحمده ، ذکر کرتا رہا، پھر اس نور مقدس کو ایک ہزار سال حجابِ شفاعت میں رکھا اس میں وہ نور مقدس، سبحان ربی العظیم، کا وظیفہ پڑھتا رہا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ سرورِ دو جہاں ﷺ خالص اللہ کے نور ہیں اور یہ حجابات آپ کے نور سے ہیں اور کائنات کو اللہ نے آپ کے نور سے پیدا کیا یعنی مدار سے اور کائنات پر مختار کیا مدار کو اسی لئے کائنات کی ہر شئے آپ کی تابع فرمان ہے اور جب آپ نے درجہ مُدار اور مقام صمدیت اور نو حجابات پر مجھ کو فائز کر دیا تو کائنات کی ہر شئے کو اللہ نے میرے تابع فرمان کر دیا اور مجھ کو ولایت پر پہلے ہی حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فائز کر دیا تھا اور ان تمام درجات و مراتب کے ساتھ ساتھ جو سرورِ دو جہاں ﷺ نے اجزائے نبوّت میں سے ایک جزِ اعظم پر مجھ کو فائز کیا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ میں آپ کے ذریت میں ہوں اور دوسرے یہ کہ جس طرح درجہ نبوّت کے بعد انبیاء کا آنا بند ہو گیا اسی طرح جو درجات و مراتب مجھ کو عطا ہوئے ان پر اور کوئی بھی فائز نہ ہوگا، اور نظام کائنات کے اختیارات ہمیشہ میرے اختیار میں رہیں گے، اور جس طرح عمر کی چالیسویں سال درجۂ نبوّت پر سرورِ دو جہاں ﷺ فائز ہوئے تھے، اسی طرح عمر کی چالیسویں سال مجھ کو بھی سرورِ دو جہاں ﷺ نے

Downloaded By Madaarimedia.Com

فائز کیا ہے اب اس درجات و مراتب پر کوئی نہیں آئے گا۔
جب میں نے تمام حالات لکھ لئے تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ سانس روک کر عبادت کرنے کے بارے میں بھی معلوم کرنا چاہئے تو میں نے عرض کیا کہ میرے آقا مولا میں آپ سے سانس روکے رہ کر عبادت کرنے کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس بارے میں ربّ کائنات نے اپنے محبوب ﷺ کو پہلے اطلاع دے دی تھی قرآنِ کریم کے ذریعہ اور اس بارے میں ربّ کائنات نے ارشاد فرمایا، فدمدم علیھم ربّھم بذنبھم فسوّھا، ولا یخاف ،، یعنی فوقیت بخشی جو روکے رہے اپنے رب کے ذکر سے اپنی سانس اللہ کے علم میں ہے رب کے حکم سے کھڑے رہے جمے رہے اللہ کی عبادت میں ایسا گم ہوئے کہ ہوش بھی باقی نہ رہا فیصلے کا دن ایسا ہوگا دہشت چھائی ہوگی ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی اس دن ان کو کوئی خوف نہ ہوگا،
حضرت شمس الدینؒ تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ کو دو دن لگے لکھنے میں اور میں نے تیسرے دن قدم بوسی کا شرف حاصل کیا پھر اپنے وطن کا سفر شروع کیا، اور جب میں وطن میں پہنچا تو سب سے پہلے حضرت سیّد خالدؒ ابن سعدؒ مکّی سے ملاقات کی آپ کو مجھ سے ایک ماہ بیس دن پہلے اجازت و خلافت کا شرف حاصل ہوا تھا، آپ سے ملاقات کرنے کے بعد میں اپنے گھر گیا اور جیسے ہی گھر میں داخل ہوا تو میری والدہ نے کہا کہ بیٹا تم نے تو آنے میں بہت وقت لگا دیا میں تمہارا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی اور میں نے تمہاری شادی کا سارا انتظام بھی کر لیا ہے۔
جب میں نے والدہ کو کوئی جواب نہ دیا تو آپ نے مجھ سے میری خاموشی کا سبب معلوم کیا

ذ میں نے کہا کہ ہم کو ایک کتاب لکھنا ہے اور اس کا لکھنا بیحد ضروری ہے جب میں کتاب لکھنے سے فارغ ہو جاؤں گا تو آپ کو اختیار ہے میری شادی کر دیں یہ سن کر میری والدہ نے مجھ کو کتاب لکھنے کی اجازت دے دی بس میں نے کتاب لکھنا شروع کر دیا۔

ایک واقعہ حضرت شمس الدین کا۔ آپ کو کتاب لکھتے ہوئے دوسرا دن تھا کہ چیخ پکار کی آوازیں آنے لگیں تو میں نے باہر نکل کر دیکھا تو لوگوں کا مجمع لگا ہوا تھا اور کچھ لوگ آگ بجھا رہے تھے ایک عورت، چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ کوئی میرے بچّے کو بچالے جب میں نے یہ حادثہ دیکھا تو دم مدارؒ کہہ کر آگ میں کود گیا اور بچّے کو آگ سے باہر نکالا اور اس کی ماں کو دے دیا بچہ آگ سے محفوظ تھا جب وہاں کے لوگوں نے دیکھا تو سب کو بڑا تعجب ہوا کہ اتنی زبردست آگ میں شمس الدینؒ کود کر بچے کو آگ سے نکال لائے اور آگ سے دونوں محفوظ رہے ایک رواں بھی نہ جلا یہ تو شمس الدینؒ کی کرامت ہے اس منظر کو دیکھ کر میرے محلّہ والے میری بڑی عزت کرنے لگے اور چند دنوں میں یہ خبر دور دراز تک پھیل گئی کہ شمس الدینؒ آگ میں کود کر بچے کو نکال لائے اور آگ سے محفوظ رہے، میں وہاں سے واپس آ کر پھر کتاب لکھنے لگا جب میں نے وہ واقعات لکھ لئے جو میرے وطن میں مشہور تھے، اور وہ جو میرے چشم دید تھے اور وہ جو حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ نے لکھائے تھے، اس کے بعد جو میں نے سنے تھے ان کو اسی مقام پر جا کر تصدیق کی پھر لکھا اسی طرح جو واقعہ جس جگہ گزرا تھا وہاں جا کر تصدیق کرتا رہا اور لکھتا رہا اس لئے مجھکو کتاب لکھنے میں ایک سال لگ گیا آپ کے خلفاء کے چشم دید واقعات جو آپ کے سامنے ہوئے تھے ان کی خدمت میں

حاضر ہو کر معلوم کئے پھر لکھا اور ان سے اصلاح بھی حاصل کی، میری کتاب میں ایسی عبارت بھی ہے جس کا تعلق باطن سے ہے جس پر مولوی فتوی لگاتے ہیں جبکہ انہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ ان کی یہ غلطی ان کو جہنم میں پہنچادے گی کیوں کہ مولوی صرف ظاہر کو دیکھتے ہیں!

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے رحمتیں برکتیں بھیجیں معجزات کے ساتھ پھر کرامتوں کے ساتھ حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کا احسان ہے تمام عالم پر کہ آپ نے دنیا کے گوشہ گوشہ میں دین محمدی ﷺ جاری کیا اور کفر وضلالت کے اندھیروں سے نکال کر نور ایمان کی سرفرازیاں بخشیں اسی لئے میں نے کتاب کا نام (احسن المومنین) رکھا آپ سے بہت کرامتوں کا ظہور ہوا ہے اور آپ حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کے جلیل القدر خلیفہ ہیں آپ کے واقعات وکرامتیں (تاریخ کے آئنہ میں سوانح حیات قطب المدار) کے پہلے حصّہ میں درج کئے ہیں اور اس کتاب میں اکتالیس سال کے تاریخی تمام واقعات درج کئے ہیں اور یہ کتاب پندرہ حصّوں میں ہے ہر حصّہ میں تقریباً چالیس ۴۰ چالیس ۴۰ سال کے واقعات درج کئے ہیں اس کتاب کے یہ چند اوراق بطور نمونہ پیش کئے ہیں۔

اعلان خاص

اس کتاب کے ذمہ دار ساکنانِ مکن پور شریف کے پیر وعلماء نہیں اور نہ ان کے خلفاء ومریدین کسی بھی صوبہ، ضلع، تحصیل وقصبہ ودیہات کے ہوں لہٰذا کوئی بھی کسی سلسلہ کا پیر یا علماء سلسلہ مداریہؒ کے پیر وعلماء وخلفاء ومریدین سے اس بارے میں کسی قسم کی بات نہ کرے اس

کتاب کے اصل ذمہ دار تو حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؓ ہیں اور دوسرے میں ہوں لہٰذا جس کو بحث و مباحثہ مناظرہ کرنا ہو وہ مجھ سے کرے لیکن اس میں شرائط شامل ہیں وہ یہ کہ پہلے کورٹ میں سارے معاہدہ طے کئے جائیں گے کہ کس بات پر اعتراض ہے پھر سوال کنندہ اپنا نام و پتہ لکھے اسی طرح جواب دہندہ عمل کرے گا پھر سوال و جواب کے بعد پانچ گواہ دستخط کریں اور اس میں ایک حد یہ بھی مقرر کی جائے گی کہ جو اپنے قول کا مظبوط ثبوت دینے میں قاصر رہے عدالت اس کو عمر قید کی سزا دے، اور سوال و جواب سب ایک ہی وقت میں ہوں گے، تحریری کورٹ میں،، اب میں، ھل اتٰك، کے وہ معنی اور مطلب بیان کرتا ہوں جس کو حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؓ، نے امّت رسول ﷺ کی ہدایت کے لئے بیان فرمائے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھل اتٰك حديث الغاشيه۝(۱) اللہ کا فرمان ہے کہ ہم نے تمہیں ایسی چیز، عطا کی ایسا کلام ایسا تحفہ عطا کیا کہ دنیا کی ہر بات کا جواب ظاہرہ اور پوشیدہ جو گزر چکا اور جو گزرے گا یا گزرنے والا ہے، سب اسی میں تلاش کرو، حد سے آگے نہ بڑھو، یہ اشارہ ہے، نبی کریم ﷺ کی طرف، کہ جس کا یہ حکم کریں اسے مانو جس چیز سے روکیں اس سے باز آجاؤ جو بات تم تک پہونچے اس کو دوسرے تک پہونچاؤ غصب نہ کرو اپنی طرف سے نہ بڑھاؤ نہ گھٹاؤ جس نے ایسا کیا اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی (ط) سے مراد یہ ہے کہ تم ٹھہرے رہو نبی ﷺ کے حکم پر، وجوہ یومئذٍ خاشیعة۝،(۲) علیؓ اور آل رسولؑ کی طرف بہت بڑا ہجوم کثیر

تعداد میں لوگ جمع ہوں گے بہت بڑا دن بدلے کا دن انصاف کا دن نفسی نفسی کا عالم ہوگا یہی اہل بیت اطہار حوض کوثر کے مالک ہوں گے شفاعت کے لئے اللہ نے ان کو خاصیت بخشی یہی وہ خاص لوگ ہیں یہی اللہ کا حکم ہے،لا، سے مراد نہیں کوئی سوا ان کے جو سفارش کرے، عاملۃٌ ناصبۃٌ (۳) اعمال جو دنیا میں کئے ہیں جب سامنے ہوں گے کوئی کسی کے کام نہ آئے گا سارے رشتے ناتے سب ختم ہو جائیں گے،صرف ایک ناتا ایک نسبت باقی رہے گی وہ ہے نبی ﷺ کی آل اہل بیت اطہار،لا، سے مراد نہیں ہے کوئی سوا ان کے سفارش کرنے والا اس میں ذرا سا ردّ و بدل نہ ہوگا،تصلٰی ناراً حامیۃً ،(۴) جس کا نامہٗ اعمال الٹے ہاتھ میں دیا جائے گا ہر عضو گواہی دے گی اپنا جرم خود قبول کرے گی دہکتی ہوئی آگ اپنی اپنی طرف بلائے گی اس وقت تمہارا حمایتی و مدد گار کوئی نہ ہوگا سوا اللہ کے رسول ﷺ اور اہل بیتِ اطہار کے،لا، سے مراد، ہ،خوفٌ یعنی جس کو اللہ نے لا پرواہ کر دیا یعنی مدارِ پاکؒ یہ وہی اہل بیت اطہار اللہ کے دوست ہیں،تسقٰی من عینٍ اٰنیۃ،(۵) ایسی تشنگی ایسی پیاس جس کی تکلیف سے زبان و حلق میں کانٹیں چبھیں گے بالکل خشک ہوگی تمہاری آنکھیں اوپر ہونگی مارے خوف کے تلاش کرو گے اپنا مددگار اپنا ہمدرد تمہارا مددگار کوئی نہ ہوگا صرف اللہ کے رسول ﷺ اور آل رسولؐ کے سوا،لا، سے مراد، لاخوفٌ ، یہی ہیں وہ لوگ جن سے مدد ملیگی دوسرا کوئی نہیں جو تمہاری سفارش کرے،لیس لھم طعام الّا من ضریعہ (۶) ایسا نہیں کہ اللہ کو تمہاری خبر نہیں وہ تمام بھیدوں کا جاننے والا ہے ظاہر اور باطن تمہارا جسم گواہی دے گا تا کہ تم یقین کر لو اللہ کو زمین کی تہ میں جو کچھ ہے سب کی خبر ہے بال سے باریک مخلوق جس کو

تمہاری آنکھیں دیکھ نہیں سکتی ہیں، لا، سے مراد نہیں ہے کوئی سوا اللہ کے جوان کو دیکھے، یا رزق پہنچائے، یسمن و لا یغنی من جوع، (۷) نہیں ہے کوئی اندھیرے سے نکالنے والا ہم نے تمہیں روشنی دکھائی نور کی اور روشنی کو طاقت عطا کی عقل و شعور عطا کیا ہر چیز سے مالا مال کیا اللہ بڑا دینے والا ہے اس کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں ہے یہ زمین اور ہر شئے نور سے پیدا کی اس نور کو مخصوص کر دیا، یہ اشارہ ہے، نورِ محمدی ﷺ کی طرف ایسا غنی ایسا رحمت والا تمہاری رہبری کرنے والا ہر وقت تمہاری جستجو میں لگا رہنے والا، ط، سے مراد طریقہ اپناؤ ان کے طریقوں پر عمل کرو دین و دنیا سنبھال لو آپس میں تفرقہ نہ پیدا کرو یہ اشارہ ہے اہل بیت اطہار کی طرف، وجوہ یومئذ ناعمة، (۸) جو چیز وجود میں آئی ہر شئے کا وجود ہوا، شجر، حجر، شمس، قمر، ستارے، جن و انس، چوپائے، چرند، پرند، درندے، سب کا ہجوم ہو گا سب کے ساتھ انصاف کیا جائے گا بہت بڑا دن ہو گا جس کا شمار نہیں جس کی شفاعت ہو گی وہ کامیاب ہو گیا تمام نعمتیں مل گئیں جس کا شمار نہیں جسؔ کو نامۂ اعمال الٹے ہاتھ میں دیا گیا وہ برباد ہو گیا نامراد ہو گیا، لا، سے مراد نہیں ہے کوئی سوا اللہ کے معاف کرنے والا جس کو چاہے اختیار دے تو وہ ہیں نبی کریم ﷺ اور اہل بیت اطہار اور اللہ کے دوست، لسعیها راضیة، (۹) اللہ کا حکم ہے مثال بیان کی ہے اپنے نور کی وہ خالص نور سے ہیں یعنی محمد رسول اللہ ﷺ اور اہل بیت اطہار، لا، سے مراد ہے، لا خوف، جسے اللہ نے لاپرواہ کر دیا اللہ ان سے راضی ہو گیا یہ اشارہ ہے مدارِ پاکؒ کی طرف جس کی یہ شفاعت کریں، بخشا جائے گا، فی جنّةٍ عالیة، (۱۰) اللہ نے حکم دیا اے جنّت تو مخصوص ہے میرے محبوب ﷺ کی

آل اہل بیت اطہار کیلئے یہ جس کی شفاعت کریں اس کو جنّت میں داخل کیا جائے بغیر کسی کے اجازت کے تجھے میرے حکم کی ضرورت نہیں میں تجھے حکم کر چکا ہوں ،لا، سے مراد نہیں ہے کوئی جو بغیر اللہ کے حکم کے حکم کرے ،لا تسمع فيها لاغية، (۱۱) اللہ متنبّہ کر رہا ہے خبردار کر رہا ہے اپنے دل میں گمان نہ کرنا شک وشبہ نہ لانا تم تک جو بات پہنچے میرے رسولؐ کی طرف سے وہ حق کی جانب سے ہے مخصوص ہے نبی ﷺ کی آل اہل بیت اطہار کے لئے تم پر واجب ہے اطاعت کیوں کہ ان سے لغزش ہو ہی نہیں سکتی ان کا محافظ میں ہوں، ط، سے مراد، طریقت والوں کے طریقوں پر عمل کرو، فيها عينٌ جارية، (۱۲) اللہ نے مخصوص کردیا اے ایمان والو یقین کرلو میرے محبوبؐ کی آل اہل بیت اطہار میں مدار بھی ہے۔

بغیر میرے محبوب کی آل کے تم دنیا و آخرت سنبھال نہیں سکتے یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔'' (م) سے مراد نبی کریم ﷺ اور مدارؓ، جاریۃ ،یعنی مدار پاکؓ سے اللہ نے کائنات کو جاری کیا ہے،فيها سررٌ مرفوعة،(۱۳) ہ، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی آل اہل بیت اطہار کے لئے مخصوص کردیا یعنی سوئی کی نوک کے برابر بھی انسان یا جنات کے دل میں انسیت یا محبت ہے ظاہرہ یا پوشیدہ وہ بغیر سفارش کے بغیر حساب کے جنّت میں جائے گا ،لا، سے مراد، مخصوص ہے اللہ کے طرف سے نہیں ہے کوئی بخشنے والا سوا اللہ کے، واكوابٌ موضوعةٌ، (۱۴) ہ، اللہ نے قسم کھائی تمام وہ چیزیں جو روشن ہیں چاند سورج ستارے دنیا میں رشتے ناتے سب چیزیں فنا ہو جائیں گی ختم ہونے والی ہیں موجود رہنے والا قائم رہنے والا حیات رہنے والا یہ اشارہ نبی کریم ﷺ کی طرف ہے اور آل اطہار کی طرف ہے،لا، سے

مراد بلا، محدود مقام پر اپنے نور کو علٰحدہ کیا کائنات کا مدار ٹھہرایا بلندی عطا کی، ونمارق مصفوفةٌ، (١٥) لا، اللہ نے قسم کھائی زمین و آسمان میں میں نے جو چیز پیدا کی ہے نعمتیں تم کو عطا کی ہیں صدقہ ہے میرے محبوب ﷺ کا اور آل محمّد کا نہ پیدا کرتا فرشتوں کو جو صف باندھے ہوئے میری حمد و ثنا کرتے ہیں ہر وقت تھکتے نہیں اسی میں مصروف رہتے ہیں اور ایسے بھی ہیں فرشتے جو صف باندھے ہوئے میرے محبوب ﷺ پر درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں ہر وقت ،لا، سے مراد نہیں ہے ان کو فرصت میرے محبوب ﷺ پر درود و سلام بھیجنے سے ،وز رابیّ مبثوثةٌ، (١٦) اللہ نے قسم کھائی فرشتوں کی ذرا جنبش نہیں کر سکتے ذرا سی حرکت نہیں کر سکتے ذرا سی لغزش نہیں کر سکتے بغیر میرے حکم کے میں نے پیدا اسی لئے کیا تسبیح کرو میری کوئی قیام میں ہے کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدے میں ہے ان کو کوئی وسوسہ نہیں آتا میرے خوف کی وجہ سے، ط، سے مراد، طریقت ہے، افلا ینظرون الیٰ الا بل کیف خلقت، وقفہ (١٧) اللہ کی تسبیح فلک پر جو بھی کچھ ہے ذرّہ ذرّہ ہر شئے اللہ کی تسبیح کرتی ہے کائنات میں جو کچھ بھی ہے ایسا تحفہ عطا کیا یہ اشارہ نبی ﷺ کی طرف ہے ان کا شکر ادا کرتی ہے، سب سے زیادہ تکلیف پہنچی یا سب سے زیادہ مایوس ہوا نامراد ہوا وہ ابلیس ہے اس کا چہرہ فق ہو گیا اپنے چہرے پر خاک ڈالتا بھاگا شیطان اور اس کی ذرّیت اور اس کے ساتھی عنقریب اپنی آنکھوں سے دیکھے گا اپنی بربادی، وقفہ، سے مراد قیامت کا دن مقرّر ہے والی السماء کیف رفعت، وقفہ، (١٨) قسم ہے اپنے عزّ وجلال کی اللہ جب قسم کھائے اپنے جلال کی جو بڑا، رحمٰن اور، رحیم، رحم کرنے والا ہے کون ہے جو اس سے سفارش کرے

کیا عالم ہوگا دہشت چھائی ہوگی سب کے چہروں کے رنگ اڑ جائیں گے بڑے بڑے جلیل القدر نبی اور رسول ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرینگے پھر نبی کریم ﷺ کی سفارش قبول کی جائیگی اس وقت اللہ کے رسولؐ اور اہل بیت اطہار اور اللہ کے دوست سے نسبت اور محبت کام آئے گی ،وقفہ، سے مراد، وقف کردی شفاعت اپنے محبوب ﷺ کی آل اہل بیت اطہار کی نسبت اور محبت پر جو آنے والا دن ہے، والی الجبال کیف نصبت ،وقفہ(۱۹) قسم ہے زمین و آسمانوں میں جو کچھ بھی ہم نے پیدا کیا سب فنا ہو جائے گا باقی رہنے والی میری ذات یا جس کو میں چاہوں وہی باقی رہے گا ایک چٹی المیدان ہوگا اس میں سب جمع کئے جائیں گے پھر اللہ متمکن ہوگا دنیا میں جو بھی کچھ اچھا یا برا کیا ہے سب یاد دلایا جائے گا، وقفہ، سے مراد، وقف، کر دیا شفاعت کو نبی کریم ﷺ اور اہل بیت اطہار اور اللہ کے دوستوں سے نسبت اور محبت کرنے والوں کی جو آنے والا دن قیامت کا، والی الارض کیف سطحت ،وقفہ،(۲۰) وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے ذکر میں اپنے آپ کو فنا کر دیا کھڑے اور بیٹھے سوتے اور جاگتے اللہ کے ذکر میں قناعت کیا میرے لئے فقر و فاقہ اللہ کے لئے ایسے طاہر کہ کبھی طہارت کی ضرورت نہ ہوئی یہ اشارہ ہے مدار پاکؒ کی طرف یہی ہیں یقین کرنے والے قائم رہنے والے اللہ نے انہیں ایسی نعمت بخشی یا عطا کی دنیا و آخرت میں اور ایسے بھی ہیں جو رات کی تنہائیوں میں ذکر کرتے ہیں اور دن میں قیام کرتے یعنی جہاد کرتے ہیں ،وقفہ، سے مراد، وقف، کر دیا اللہ نے ان سے محبت کرنے والوں اور نسبت حاصل کرنے والوں کے لئے جنت کو، فذکر انما انت مذکر،(۲۱) فوقیت بخشی اللہ نے ایسے ذکر

کرنے والے کواور ایسے بھی ہیں جو رات میں ذکر کرتے اور دن میں قیام کرتے یعنی جہاد کرتے ،ط، سے مراد، طریقت والے یہی لوگ ہیں، لست علیھم بمصیطر، (۲۲) لا، سے مراد نہیں ہٹا سکتا بہکا سکتا اللہ کے راستے سے ان کا حمائتی مددگا اللہ ہے یہی حشر کے دن مطمئن بے فکر مسکراتے ہوں گے الا من تولیٰ وکفر ،(۲۳) اللہ کی یاد نے اللہ کے عشق نے متوالا کر دیا اپنے نفس کو اللہ کے تابع کر دیا اللہ توکل اللہ نے ہر خواہش سے بے پرواہ کر دیا اللہ نے ساری ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ،لا، سے مراد نہیں ہے ان کو کوئی خوف یہ اشارہ مدار پاک ؓ کی طرف ہے، فیعذبہ اللہ العذاب الاکبر، (۲۴) ط، اللہ نے ایک حد مقرّر فرمادی مخصوص کر دیا اپنے محبوب ﷺ کے لئے جو تم سے تمہاری آل اہل بیت اطہار سے واسطہ لے گا وہ تمام آفتوں سے عذاب سے بچ گیا وہی فیضاب ہو گا انہیں کے لئے خوش خبری ہے اللہ کا عذاب بہت بڑا ہے یہ اللہ کی نشانی ہے تم ذرا بھی شک وشبہ نہ کرو میں نے تم کو پہلے ہی آگاہ کر دیا، ط، سے، مراد، طائفہ، اللہ کی طرف سے، اللہ اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا، انّ الینا ایا بھم، (۲۵) ،لا، اللہ متنبہ کر رہا ہے اعلان کر رہا ہے اپنے محبوب ﷺ کے ذریعہ اپنے نبی کے ذریعہ پیغمبروں کے ذریعہ جو کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے تم نے اس کو جھٹلایا تم نے ان پر بہتان باندھا جبکہ وہ سچے تھے آج اس کا بدلہ ضرور ملے گا آج تم بچ نہیں سکتے تمہارا مددگار کوئی نہیں، ہ، سے مراد، نہیں ہے کوئی تم کو بچانے والا عذاب سے، ثمّ انّ علینا حسابھم، (۲۶) ایسے روشن چہرے والے اللہ نے دنیا سے بیگانہ کر دیا دور سے پہچانے جائیں گے اور اس میں ایسے بھی ہوں گے جس کو دنیا کے مال متاع نے اللہ سے

غافل کر دیا ایسا آرام میں پڑے رہے انہیں کے لئے اللہ کا وعدہ ہے اعلان ہے انہیں الٹے ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا سختی سے حساب لیا جائیگا پھر یہ بچ نہ سکیں گے اللہ کا عذاب بہت سخت ہے، ع، سے مراد، عذاب کا اعلان جو اللہ کے طرف سے آچکا ہے

حضرت سیّد بدیع الدین مدارؒ نے تمام خلفاء کو حاضر ہونے کا حکم

جاری کرایا! حضرت سیّد خواجہ ابو محمد ارغونؒ اپنی کتاب (کوبِ مشرق میں تحریر فرماتے ہیں کہ ۸۳۸ھ ماہ محرم الحرام کی گیارہ تاریخ دن جمعہ کو بعد نماز فجر ہم تینوں بھائیوں کو اپنے قریب آنے کا حکم فرمایا جب ہم تینوں بھائی آپؒ کے قریب گئے تو آپؒ نے فرمایا کہ تم لوگ میرے اور اپنے تمام خلفاء کو اطلاع کر دو کہ وہ رمضان المبارک کی پندرہ تاریخ تک حاضر ہو جائیں اور یہ اطلاع بیرونی ممالک میں پہلے پہنچا دو پھر ہندوستان کے تمام صوبوں میں ان سب کے حاضر ہونے کے بعد جیسا اللہ کا حکم ہو گا ویسا کیا جائے گا، لہٰذا ہم تینوں بھائیوں نے آپکے حکم کے مطابق اطلائی کام شروع کر دیا اور اس کام میں آپ کے خلفاء، اور ہم تینوں کے خلفاء نے حصّہ لیا سات ماہ کے عرصہ میں اطلائی کام سے فارغ ہو گئے۔

وفات کے بارے میں پیشن گوئی فرمائی۔ حضرت سیّد خواجہ ابو محمد ارغونؒ تحریر فرماتے ہیں کہ جب ماہ رمضان المبارک قریب آگیا تو ہم تینوں بھائیوں کو طلب فرمایا جب ہم سب بھائی آپ کے قریب گئے تو آپ نے فرمایا کہ اب میں تم لوگوں سے رخصت ہونے والا ہوں کہ تم لوگوں کو میری وفات کی خبر کس طرح ہو گی اور اس وقت تم لوگوں کو کیا

Downloaded By Madaarimedia.Com

کرنا ہے غور سے سنو اور یاد رکھنا کہ جب میری وفات ہو جائے تو تم لوگوں کو کیا کرنا ہے میں
تم لوگوں کو وفات اور وفات کے بعد کے سارے کام انجام دینے کے بارے میں آگاہ و
خبردار کرتا ہوں جب لوگ عید کا چاند دیکھیں گے تو تاریخ تیس ہوگی اور شب دوشنبہ ہوگی اسی
شب دوشنبہ کو بعد نماز عشاء سمت مشرق ایک ستارہ نمودار ہوگا اور انتہائی روشن اور چمک دار ہوگا
اور وہ ستارہ تہجّد کے وقت غروب ہو جائے گا بس تم لوگ سمجھ لینا کہ میں تم سب سے رخصت
ہو گیا اس وقت مجھ پر ایک بڑی چادر ڈال دینا اور مجھ کو میرے اسی لباس و نقابوں میں رہنے
دینا پھر دیکھنا ایک چھوٹا سا ابر کا ٹکڑا آئے گا اس ابر سے مجھ پر باران رحمت ہوگا یہ میرا غسل
ہے جب چادر خوب تر ہو جائے گی تو ابر واپس چلا جائیگا اور قبر خود بخود تیار ہوگی پھر ایک نقاب
پوش تشریف لائیں گے وہی نماز پڑھائیں گے اور وہی قبر میں اتاریں گے اور قبر پاٹنے کے
لئے دونو جوان سارا سامان لیکر آئیں گے اسی سے قبر پاٹی جائیگی اور تم لوگ سب کو آگاہ کر
دینا کہ جس چادر کو مجھ پر ڈالا جائے گا اس کو بعد تجہیز و تکفین کے سب لوگ چھوتے جائیں اور
ہٹتے رہیں تا کہ سب لوگ آسانی سے چادر کو چھولیں اس کو چھونا ایسا ہے جیسے مجھ کو کاندھا دیا!
یہ سنکر ہم تینوں بھائیوں کو غم و گریہ نے گھر لیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے جب آپ
نے ہم لوگوں کا یہ حال دیکھا تو فرمایا کہ اس میں رونے کی کوئی بات نہیں کیا تم لوگوں کو اس
بات کا علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے نظام میرے سپرد کر دیا ہے اور کائنات میں صرف
دنیا ہی نہیں آخرت بھی ہے دنیا سے جس شئے کا بھی تعلق ہے وہ سب فنا ہو جائے گا مگر آخرت
فنا ہونے والی نہیں اور اللہ نے مجھے کائنات کا مدار ٹھہرایا ہے اور دنیا سے آخرت تک کا مختار کیا

ہے اور پھر مقام صمدیت اور درجۂ مدار عطا کیا ہے پھر مجھ کو جنّتی لباس و نقابیں و طعام اور آب کوثر اپنے محبوب ﷺ کے دستِ حق پرست سے نوش کرایا اور اللہ نے مجھے اپنے نور سے پیدا کیا اور پھر سرورِ دو جہاں ﷺ نے اپنا نور بھی مجھ میں شامل کر دیا تو میں، نورٌ علیٰ نور، ہو گیا کیا مرنے کے بعد کوئی کسی بھی نظام کو انجام دے سکتا ہے کیا اللہ کا نور کو موت ہے یہ ساری چیزیں جانتے ہوئے بھی تم لوگ آنسو بہا رہے ہو میری وفات ایک پردہ ہے دنیا سے، کلّ نفسٍ ذائقة الموت ،ط، کے تحت ورنہ میری زندگی ہمیشگی کی زندگی ہے جس کو کبھی موت نہیں، پھر آپ نے اسی نور کے بارے میں ایک روایت بیان فرمائی۔

روایت۔ ہے کہ حضرت جابرؓ نے ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم سے فرمایا کہ آپ نے کیا فاطمہؓ کو دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں دیکھا وہ تو میری شریکِ حیات ہیں، حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ اے علیؓ آپ نے فاطمہؓ کو نہیں دیکھا تو آپ کو بڑا تعجب ہوا اور آپ رسول خدا ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آج مجھ سے جابرؓ نے کہا کہ تم نے فاطمہؓ کو نہیں دیکھا، تو آپ نے بھی فرمایا کہ اے علیؓ تم نے فاطمہؓ کو نہیں دیکھا تو آپ کو اور بھی تعجب ہوا اور آپ گھر میں تشریف لائے اور حضرت فاطمہؓ کو سارا حال بتایا تو آپ نے بھی فرمایا کہ آپ نے مجھے نہیں دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا۔ کہ تھوڑی دیر آپ ٹھہریں میں پردے میں چلی جاؤں پھر آپ دیکھیں اور پھر آپ پردے میں تشریف لے گئیں اور فرمایا کہ اے ابوالحسنینؓ اب دیکھئے اور آپ نے انگشت خورد کو پردے سے نکال دیا آپ کی نظر جیسے ہی انگشت مبارک پر پڑی تو

آپ فوراً بیہوش ہو گئے اس نور مقدّس کو دیکھنے کی تاب نہ لا سکے یہ وہی نور مقدّس ہے جو مجھ میں موجود ہے میں حسنی اور حسینی اور فاطمی ہوں، جب اس نور مقدّس کو دیکھنے کی تاب وطاقت حضرت علی کرّم اللہ وجہ الکریم نہیں رکھتے جس کے لئے سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور اس کا دروازہ علیؑ ہیں اتنا بڑا مقام ومرتبہ اس مقام کے بارے میں اللہ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے،، علیّ العظیم،، (ع) سے مراد ہے، علوم کی یعنی علم کا دروازہ (ل) سے مراد، نہیں کوئی حاصل کرسکتا (ی) سے مراد ہے، یقین اور، یــــــــد اللــه، (یل) سے مراد، اعلیٰ یعنی سب سے بڑا عظیم، ط، سے مراد، عظمت والا یعنی علم حاصل نہیں ہوسکتا بغیر یقین اور، ید اللہ، کے یہ کون سا علم ہے جس کے لئے قرآن شاہد ہے، قول رسول ہے کہ جب تک علیؑ سے سند نہیں مل جاتی اس وقت تک کوئی ولایت پر فائز نہیں ہوتا ہے! غور کرنے کا مقام ہے جس کو اللہ نے ایسی عظمت ورفعت عطا کی اور طاقت عطا کی ہو وہ اس نور مقدسؐ کی ہلکی سی جھلک کی تاب نہ لا سکے بیہوش ہو گئے جب ایسی عظمت والے کا یہ حال ہوا تو پھر کس میں تاب وطاقت ہے جو میرا لباس اور نقابیں ہٹائے اور غسل دے میرا جو بھی کچھ ہونا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہوگا۔ پھر آپ نے حضرت ابو بکر صدّیقؓ کی روایت بیان فرمائی!

روایت۔ ہے کہ ایک شب کو آپ نے خواب دیکھا اور جب خواب سے بیدار ہوئے تو آپ نے سوچا کہ اس خواب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کر کے اس کی تعبیر معلوم کریں گے، جب صبح ہوئی تو آپ گھر سے باہر تشریف لے گئے جب اور آگے بڑھے تو دو لوگ جھگڑا

کرتے ملے آپ نے دونوں کو سمجھا کر صلح کرادی لیکن جس ارادے سے چلے تھے وہ بات بھول گئے جب آپ رسول خدا ﷺ کے پاس پہنچے تو سلام عرض کیا اور بیٹھ گئے دربار رسالت مآب میں اور بھی صحابی موجود تھے سرکار دو جہاں ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر صدیقؓ جب تم گھر سے چلے تھے تو کیا سوچ کر چلے تھے لیکن تم جھگڑا کرنے والوں کے صلاح کرانے میں بھول گئے تمہیں اپنی بات کی یاد نہ رہی یہ سن کر آپ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے سچ فرمایا ہے، آج رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ملک شام میں ایک بہت تیز روشنی جا کر ٹھہر گئی پھر وہ مثل پہاڑ کے بلند ہوگئی اور پھر آسمان سے باتیں کرنے لگی۔

پھر وہ نور چاروں طرف دنیا میں پھیل گیا، بس یہ دیکھ کر میں بیدار ہو گیا تو میں نے سوچا کہ صبح اس کی تعبیر رسول خدا ﷺ سے معلوم کریں گے آپ فرمائیں کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے تو سرکار دو جہاں ﷺ نے سورۂ، الھٰکم التکاثر، کی تلاوت فرمائی،،، الھاکم التکاثر (۱) ہ، حتّیٰ زرتم المقابر، (۲) ط، کلّا سوف تعلمون (۳) ہ، ثمّ کلّا سوف تعلمون (۴) ط، کلّا لو تعلمون علم الیقین (۵) ہ، ثمّ لتسئلنّ یو مئذٍ عن النعیم (۶) ع، اور پھر معنیٰ و مطلب بیان فرمائے، کہ اللہ کا فرمان ہے کہ ایک بہت بڑا خزانہ مثل پہاڑ کے نور ہے جو پوشیدہ ہے انسانی صورت میں پیدا ہوگا جس کی ذرّیت نہ ہوگی وہ بہت بڑا روزہ دار ہوگا چہرہ اس کا اتنا روشن ہوگا کہ اللہ کی مخلوق تاب نہ لا سکے گی نہ وہ فرشتہ ہوگا نہ وہ نبی ہوگا اس کے چہرے سے شعائیں نکلیں گی لوگ جب دیکھیں گے تو اللہ پر یقین کرلیں گے اور ایمان میں داخل ہوجائیں گے اس کو ہدایت دینے کی ضرورت نہ پڑے گی

اس کے ساتھ میں ہجوم ہوگا یعنی مجمع اللہ اس کی صورت میں ایسی صفت پیدا کریگا کہ جس کی نظر پڑے گی وہ ایمان میں داخل ہوگا یقیناً اسکی صورت میں ایسی کشش ہوگی کہ کوئی انکار نہ کرے گا اپنی زندگی کو ایک دن تصوّر کرے گا ابھی اس کے ظہور میں وقت باقی ہے۔

پھر آپ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا کہ جو تم نے خواب دیکھا ہے اس کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک شام میں ایک ایسا عابد پیدا کرے گا جو نہ نبی ہوگا نہ فرشتہ ہوگا وہ انسانی صورت میں اللہ کا نور ہوگا نہ اس کے بیوی ہوگی نہ بچے ہونگے ساری دنیا کا دورہ کرے گا روزے اور کثرتِ عبادت سے اللہ اس میں ایسی صفت پیدا کرے گا کہ اس کے چہرے کی تابانی سے مخلوق خدا بیہوش ہو جائیگی ایسا نورانی چہرہ کہ چہرے سے نور کی کرنیں نکلیں گی انسان اور جنّات بھی ایمان میں داخل ہوں گے یہی اس کی کرامت ہوگی تمام علوم اس کو حاصل ہوں گے اس کی کرامتوں سے تمام انبیاءؑ کے معجزات کا ظہور ہوگا دنیا کو ایک دن تصوّر کرے گا روزہ ایسا ہوگا جس کی افطار نہیں عمر طویلؒ پائیگا اسی لئے اللہ نے کلّا سوف تکرار فرمائی ہے جس کا مطلب نور سے ہے اور نقابوں سے ہے، اگر اللہ نقابوں میں پوشیدہ نہ کرتا تو مخلوق خدا دیکھتے ہی جل کر راکھ ہو جاتی اسی لئے اللہ نے پوشیدہ رکھا ایسا پر کشش پیراہن ہوگا اور کرامتوں کا ظہور ہوگا جسے دیکھتے ہی لوگ خود بخود کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو جائیں گے ہم میں سے ہوگا یعنی اہل بیت اطہار میں ہوگا وہ ساری دنیا میں دین اسلام پھیلائیگا اسلام کو بہت بڑا فروغ ملے گا وہ تم سب سے بہتر ہوگا، یہ سن کر ایک صحابیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ان کا ظہور کب ہوگا آپ نے فرمایا وہ تبع تابعین میں ہوگا۔

پھر حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ نے فرمایا کہ قرآن کریم ارشاد ربانی ہے جس بات پرتم لوگ آنسو بہا رہے ہو اس بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

یا ایّھاالذین اٰ منو استعینوبا الصبر والصلوٰۃ انّ اللہ مع الصٰبرین () ولا تقولو لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات،ط،بل احیاء و لکن لایشعرون () ولنبلونکم بشئی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرٰت،ط،وبشّر الصٰبرین (لا) الذین اذا اصابتھم مصیبۃ،ہ ، قالو انا للہ وانا الیہ راجعون (ط) اولٰئِک علیھم صلوت من ربھمورحمۃ و اولٰئکھم المھتدون (ط) پھر آپ نے اللہ کے کلام کے تعویل میں معنی بیان فرمائے،اے ایمان والو ناشکری نہ کرنا بے صبری نہ کرنا صبر اور نماز سے اللہ کو یاد کرنا اللہ کو یاد کرنے والے پسند ہیں جو قتل ہوئے اللہ کے راہ میں ان کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں وہ تمہاری طرح کھاتے ہیں تمہاری طرح چلتے ہیں وہ اسی حال میں رہیں گے جو اللہ کے لئے مرے وہ اپنی قبروں میں حیات ہیں اللہ کو یاد کرتے ہیں تمہاری خبر رکھتے ہیں انہیں کوئی خوف نہیں تمام حاجتوں کی ان کو ضرورت نہیں وہ قبروں میں پاک وصاف ہیں ان کی ہر بات سنی جاتی ہے یعنی وہ جس کے لئے جو بات کہہ دیں اللہ سنتا ہے رد نہیں کرتا یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے لئے صبر کیا اور یہی شکر گزار ہیں صبر کرنے والے قائم ہیں اللہ پر صبر کے ساتھ اللہ ان سے راضی ہے،اور فرمایا ، یہ اشارہ ہے حسین پاکؓ کی طرف کہ میں نے تم کو ایسی چیز عطا کی مصیبت کے بدلے جو تم نے میری راہ میں برداشت کیا اس کا بدلہ یہاں پر بھی ہے اور آخرت

میں بھی کل کائنات میں جو بھی کچھ ہے اللہ کے پاس جانا ہے یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے لئے سب کچھ قربان کردیا یہی ہیں وہ لوگ جو ہر وقت اللہ کی تعریف وتوصیف کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اللہ کی حمد کرتے ہیں ہر وقت اللہ کی جستجو میں لگے رہتے ہیں اس پر بھی لوگوں پر رحم کرتے ہیں اس دنیا سے جانے کے بعد بھی اللہ کو یاد کرتے ہیں اسی لئے یہ زندہ ہیں تمہارے لئے دعاء کرتے ہیں ان کی دعا قبول کی جاتی ہے، جب آپ نے اس طرح سمجھایا اور تسلّی وتشفّی دی تو ہم تینوں بھائیوں کوسکون مل گیا، اور جب ماہ رمضان المبارک شروع ہو گیا تو بیرونی ممالک سے آنے والوں میں سب سے پہلے میرے پھپّی زاد بھائی، حضرت ابوبکر شامیؒ حاضر ہوئے پھر آپ کے بعد ہندوستان سے آنے والوں میں حضرت حسام الدینؒ حاضر ہوئے آپ دونوں کے بعد آنے والوں کا سلسلہ بدستور جاری رہا تھا۔ لیکن جب حضرت ابوبکر شامیؒ نے قدم بوسی کا شرف حاصل کیا اور ہم تینوں بھائیوں سے بغل گیر ہوئے اور اپنی والدۂ محترمہؒ کا سلام عرض کیا اور آپ کی نصیحت کے مطابق دعا کے لئے درخواست پیش کی تو ہم تینوں بھائیوں کو بہت خوشی حاصل ہوئی اور حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ نے آپ کے لئے دعا فرمائی، حضرت ابوبکر شامیؒ عبداللہ شامیؒ کے بیٹھے تھے اور آپ کی والدہ محترمہ کا اسم شریف حضرت سیّدہ صوفیہؒ تھا اور حضرت یاصر عبداللہ کی چھوٹی بہن تھیں اور حضرت یاصر عبداللہ شامیؒ ہم تینوں بھائیوں کے والد تھے۔

ایک واقعہ حضرت سیّدہ صوفیہؒ کا۔ حضرت سیّد ابوبکر شامیؒ کے قول کے مطابق جیسا کہ انہوں نے بیان فرمایا، حضرت ابوبکر شامیؒ نے اپنی والدہ اور اپنے والد محترم کے بارے

میں جوان پر حادثہ گزرا وہ بیان کیا کہ میری عمر پانچ سال کی تھی مجھ کو میرے والد محترم اپنے ساتھ لے کر یمن جارہے تھے اور میری والدہ بھی ہمراہ تھیں قافلے والوں کے ساتھ تجارت کے سلسلے میں جارہے تھے اور یمن ابھی کافی دور تھا کہ نہایت زبردست طوفان آ گیا طوفان میں کافی لوگ مر گئے کچھ لوگ لا پتہ ہو گئے اور میرے والد محترم کا بھی انتقال ہو گیا اور میری والدہ ماجدہ کی آنکھوں کی روشنی چلی گئی آپ بہت پریشان ہو گئیں کہ اب میں کیا کروں ایک طرف تو شوہر کا غم دوسری طرف آنکھوں کی روشنی چلی گئی تیسرے اس بات کی فکر کہ اتنی کم عمر کا بچہ کس طرح سے پرورش کروں گی آپ نے قافلے والوں سے کہا کہ مجھ کو میرے وطن پہنچا دو اب میں یمن جا کر کیا کروں گی لیکن قافلے والوں میں ایک شخص نہایت نیک دل انسان تھا اس نے کہا کہ آپ میرے گھر میرے ساتھ چلیں میں یمن کا رہنے والا ہوں آپ میری بہن ہیں میں آپ کی پوری طرح مدد کروں گا کسی طرح کی پریشانی نہیں ہونے دوں گا انشاء اللہ اگر میرے یہاں آپ کو کسی قسم کی کوئی پریشانی یا تکلیف ہو تو میں آپ کو آپ کے وطن پہنچا دوں گا میرا نام اسمٰعیل ہے میری بیوی ہے مگر وہ چلنے سے معزور ہے اور دو بچے ہیں مگر چھوٹے ہیں اور آپ کے شوہر میرے ہی گھر پر ٹھہرتے تھے مجھے اپنا بھائی سمجھتے تھے آپ بھی مجھے اپنا بھائی سمجھ کر خدمت کا موقع دیجئے جب اسمٰعیل نے اس طرح منت کی تو آپ ان کے گھر تشریف لے گئیں اور رہنے لگیں اسمٰعیل کی بیوی بڑی مہمان نواز تھی اور انتہائی نیک دل تھی نام اس کا رقیّہ تھا اس نے کسی قسم کی آپ کو تکلیف نہیں ہونے دی جبکہ وہ پیروں سے معزور تھی، کچھ دنوں کے بعد جب اس حادثہ کی خبر میرے وطن پہنچی اور میرے گھر والوں کو

معلوم ہوا کہ حضرت سیّد عبداللہ کا حادثہ میں انتقال ہوگیا ہے اور حضرت سیّدہ صوفیہؒ کی آنکھوں کی روشنی چلی گئی ہے اور آپ یمن میں اسمٰعیل کے گھر میں تشریف فرما ہیں یہ خبر سن کر گھر والے آپ کے پاس پہنچے اور گھر چلنے کو کہا مگر اسمٰعیل اور رقیّہ نے بہت منت کی کہ آپ ان کو یہیں رہنے دیں اللہ نے ہم لوگوں کو خدمت کرنے کا موقع دیا ہے، ہم کسی طرح کی تکلیف نہیں ہونے دیتے ہیں جب زن وشوہر نے اس طرح عاجزی اور منت کی تو آپ کے گھر والے مجبور ہوگئے اور خود بھی دیکھ رہے تھے کہ دونوں زن وشوہر خدمت میں لگے رہتے ہیں کسی طرح کوئی تکلیف نہیں ہونے دیتے ہیں اور تعظیم وتکریم میں بھی کوئی کمی نہیں کرتے تو آپ کے گھر والوں نے شام واپس جانے کی تیاری شروع کردی تو حضرت صوفیہؒ نے کہا کہ آپ جارہے ہیں تو میرا ایک خط میرے آقا حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ تک پہنچا دینا تو ان لوگوں نے کہ اللہ جانے وہ کہاں رونق افروز ہوں گے ہم آپ کو کہاں تلاش کر پائیں گے تو حضرت سیّدہ صوفیہ نے فرمایا کہ اس خط کو دریا نہر میں ڈال دینا یا کسی جھیل میں ڈال دینا میرا خط آپ کے پاس پہنچ جائے گا اور اس خط میں کچھ لکھا نہیں ہے صرف آپکا اسم مبارک اور سلام لکھا ہوا ہے تو آپ کے گھر والوں نے سوچا کہ یہاں ایک دریا قریب میں ہے اسی میں خط کو ڈال دیں پھر وطن چلے جائیں گے لہٰذا دو لوگ خط لے کر روانہ ہوئے اور وہاں جا کر خط کو دریا میں جیسے ہی ڈالا تو اس جگہ کا پانی اتنا بلند ہوگیا کہ ان دونوں کا دل گھبرا گیا پھر تھوڑی دیر میں پانی اپنی جگہ پر آگیا جب گھر واپس آئے تو دیکھا کہ حضرت سیّدہ صوفیہؒ کی آنکھوں میں روشنی پیدا ہوگئی ہے اور رقیّہ اپنے پیروں سے چل رہی ہے یہ کرمت دیکھ کر سب

کو بہت خوشی حاصل ہوئی جب یہ منظر محمد اسمٰعیل نے دیکھا تو آپ سے کہا کہ اس خط میں ایسی کیا بات لکھ دی تھی میری بہن جس سے زبردست کرامت کا ظہور ہوا تو حضرت سیّدہ صوفیہؒ نے فرمایا کہ میں نے خط میں صرف سلام لکھا تھا اور آپ کا اسم پاک باقی جو کچھ کہنا تھا وہ میں نے دعاء کے وقت التجا کی تھی کہ میرے آقا مولا جناب سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ جو بھی میرا حال ہوا ہے وہ آپ جانتے ہیں اور مجھ کو تو اپنی پرواہ نہیں ہے اللہ جس حال میں چاہے رکھے لیکن ان لوگوں نے جو میری خدمت کی ہے اور غلامی کر رہے ہیں اور تعظیم و تکریم کر رہے ہیں اس کے بدلے میں میرے پاس کچھ نہیں ہے جو ان لوگوں کے ساتھ سلوک کر سکوں آپ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے واسطے میں آپ میری التجا قبول فرمائیں میرا اللہ ہر جگہ موجود ہے وہی میرا نگہبان ہے وہی گواہ ہے، آمین، پھر آپ نے فرمایا کہ جو تم مجھ کو اور رقیّہ کو دیکھ رہے ہو کہ دونوں ٹھیک ہو گئے ہیں یہ تو میرے آقا کی ادنیٰ کرامت ہے یہ واقعہ ۸۱۷ھ میں پیش آیا تھا۔

حضرت سیّد خواجہ محمد ارغونؒ اپنی کتاب (کوبّ مشرق) میں تحریر فرماتے ہیں جب یہ واقعہ حضرت ابو بکر شامیؒ نے بیان کیا تو بعد وفات حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کے میں نے اپنی کتاب، کوبّ مشرق میں درج کر دیا اس وقت حضرت سیّد ابو بکر شامیؒ کی عمر پچیس سال کی تھی آپ کی ولادت شریف ۸۱۳ھ کے آخیر میں ہوئی تھی پھر حضرت ابو بکر شامیؒ نے فرمایا کہ جب میری والدہ ماجدہ کو حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کی پیشن گوئی کی اطلاع ملی تو مجھ کو نصیحت فرمائی کہ تم ہندوستان جاؤ اور میرے آقا سے میرا سلام کہنا

بڑے ادب واحترام کے ساتھ اور میرے بھتیجوں کو بھی سلام کہنا اور میرے حق میں سفارش کی درخواست کرنا حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ سے اور وہاں جب تک رہنا روزہ ترک نہ کرنا اور جب تک تم کو یمن واپس ہونے کا حکم نہ ملے اس وقت تک میرے پاس آنے کا قصد نہ کرنا چاہے تمہاری ماں کا انتقال ہی ہو جائے یہ میرا حکم سمجھنا آپ نے اس طرح نصیحت فرما کر مجھ کو یہاں بھیجا ہے اور جب میں چلنے لگا تو فرمایا جاؤ اللہ تمہارا نگہبان ہے اور میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں میں یہاں تک اس طرح پہنچا ہوں۔

آپ کو جانشینی کا شرف کس طرح حاصل ہوا۔ حضرت سیّد خواجہ ابو محمد ارغونؒ تحریر فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی آنے والوں کا سلسلہ جاری ہو گیا تھا تمام بیرونی ممالک کے خلفاء اور ان کے خلفاء کے خلفاء و مریدین اور ہم تینوں بھائیوں کے خلفاء اوران کے خلفاء اور مریدین اور بیشمار عقیدت مند بیرونی ممالک اور ہندوستان کے ماہ رمضان المبارک کی پندرہ تاریخ تک حاضر ہو گئے تھے اور آنے والوں کا سلسلہ بدستور جاری تھا اسیطرح تقریباً دو لاکھ کے قریب مجمع ہو گیا تھا جب سب حاضر ہو گئے تو آپنے رمضان المبارک کی سترہ تاریخ دن سہ شنبہ کو بعد نماز فجر آپنے اعلان کرا دیا کہ سب حاضر ہوں اور ہم چاروں بھائیوں کو اپنے قریب بٹھا لیا اور جب سب حاضر ہو گئے تو آپنے فرمایا کہ اس طشت پر جو چادر ہے اس کو ہٹا دو تو حضرت سیّد ابو تراب فنصورؒ نے اس چادر مبارک کو ہٹا دیا تو دیکھا کہ اس میں چاروں قل لکھے ہوئے ہیں طشت کے چاروں رخ پر چاروں قل لکھے ہونے کا مطلب کسی کے سمجھ میں نہ آیا پھر آپ نے فرمایا کہ اپنا اپنا ہاتھ قل پر

رکھ کر ہٹاتے رہو تو سب سے پہلے حضرت سیّد ابوتراب فنصورؒ نے اپنا دست مبارک رکھا تو وہ
، قل یا ایّھا الکٰفرون ، پر پڑا پھر حضرت سیّد ابوالحسن طیفورؒ نے اپنا دست مبارک رکھا تو
آپ کا دست مبارک ،قل اعوذ برب الفلق ، پر پڑا پھر حضرت ابوبکر شامیؒ نے اپنا
دست مبارک رکھا تو وہ ،قل اعوذ برب الناس ، پر پڑا پھر حضرت سیّد خواجہ ابومحمد ارغونؒ
نے اپنا دست مبارک رکھا تو آپکا دست مبارک ،قل ھو اللہ ، پر پڑا تو حضرت سیّد بدیع
الدین زندہ شاہ مدارؒ نے فرمایا کہ بس اللہ نے فیصلہ کر دیا جو اللہ کو منظور تھا میں نے تو موقع سب
کو ہی دیا تھا مگر یہ اللہ کی طرف سے امتحان تھا اسی لئے ارغونؒ کے حصّہ میں وہ آیا جو سب
کا سردار ہے یعنی اللہ نے ارغونؒ کو سرداری عطا کی ہے اب یہی چادر ارغونؒ کے سر پہ باندھو
آپ کے حکم کے مطابق حضرت سید ابوتراب فنصورؒ نے آپ کے پگڑی باندھی اور اس میں
حضرت ابوالحسن طیفورؒ اور حضرت سیّد ابوبکر شامیؒ نے بھی حصّہ لیا اور جب رسم پگڑی ادا ہوگئی تو
حضرت سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدارؒ نے ارشاد فرمایا کہ اب تم سب لوگ انہیں کی اتبّاع
کرو اور جو بھی کچھ حاصل کرنا ہو ارغونؒ سے حاصل کرو اور یہ تم سب کو جو بھی حکم کریں تم سب
ان کے حکم کی تعمیل کرو اس وقت سے یہی تمہارے آقا ہیں اور ارغونؒ میرے جانشین ہیں اور
اب یہ مختار ہیں وقت آنے پر اللہ کے حکم سے جس کو چاہیں اپنا جانشین بنائیں پھر آپ نے
فرمایا کہ چاروں قل کا یہی مطلب ہے اور ہر قل پر ایک فرشتہ مقرّر رہے اور ،قل ھو اللہ، کا
تعلق جبرائیلؑ سے ہے اللہ نے فرشتوں میں کیا مقام عطا فرمایا یہ تو تم لوگ خود بھی جانتے ہو،
اور یہ جو بھی کچھ ہوا جو تمہاری آنکھوں نے دیکھا سب اللہ کی جانب سے تھا ہم نے اپنی طرف

سے کچھ بھی نہیں کیا طشت لانے والا فرشتہ تھا انسانوں میں سے کوئی نہیں تھا جو حکم اللہ کا ہوا وہ میں نے کیا، پھر فرمایا کہ ارغونؒ تم کو ایک چیز کی اور ضرورت پڑے گی وہ ہے میرا شجرہ مرشد یہ لہٰذا تم اسے بھی لکھ لو تمام خلفاء کے درمیان اپنا شجرہ لکھوایا، آپ نے فرمایا پہلے جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کا اسم مبارک لکھو پھر میرا نام لکھو پھر اپنا نام لکھو اور ہمیشہ اس بات کو یاد رکھنا سرکار دو جہاں ﷺ کا اسم مبارک ناموں کے نیچے نہ لکھنا کیونکہ یہ سخت بے ادبی ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ میرا مختصر شجرہ اللہ کی رحیمی اور کریمی ہے کہ اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کے قرب کو اپنی مخلوق پر کتنا آسان کر دیا ہے یعنی جو میرے قریب آیا وہ سرکارِ دو جہاں ﷺ کے قریب آیا اور جو آپ سے قریب آیا وہ اللہ کے قریب ہو گیا اور طویل شجرہ والے حشر کے دن کھڑے رہیں گے غور کرنے کی بات ہے کہ شجرہ تو حضرت آدمؑ سے حضرت عیسیٰؑ تک آتا ہے مگر شفاعت پر کوئی بھی مختار نہیں تو جب نبی و رسول شفاعت پر مختار نہیں تو ان کے شجرہ والے حشر کے دن کھڑے رہیں گے اور حشر کے دن سارے انبیاء ایک دوسرے کی طرف اشارہ کریں گے اور سرکارِ دو جہاں ﷺ سے اپنی اپنی امت کی شفاعت کی درخواستیں پیش کریں گے مگر اللہ تعالیٰ نے ایک شرط رکھی ہے کہ شفاعت اس کی ہوگی جو میرے محبوب ﷺ سے محبت رکھتا ہو، اگر سوئی کی نوک کے برابر بھی آل رسولؐ سے محبت ہے، اور نسبت حاصل کی ہے تو اللہ کا فرمان ہے کہ وہ بغیر سفارش بغیر حساب کے جنّت میں جائے گا مگر طویل شجرے والے اس شرط کے پورا کرنے میں قاصر ہیں بلکہ اہل بیت اطہار، کے دشمن ہیں جو اہل بیت اطہار سے بغض و عناد رکھتا ہو اس کے بارے میں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے انکار فرمایا ہے

اور ارشاد فرمایا کہ وہ میری امت میں نہیں حشر کے دن وہ شفاعت سے محروم رہیگا۔

حضرت سیّد خواجہ ابو محمد ارغونؒ تحریر فرماتے ہیں کہ اس وقت تو میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی شجرہ ایک قرطاس پر لکھ لیا اور ۸۳۹ھ میں میں وہ شجرہ مرشدیہ چاندی کی تختی پر کندہ کرادیا اور ایک مہر بھی بنوالی تاکہ یہ شجرہ ہمیشہ قائم اور محفوظ رہے! پھراس کے بعد دست بوسی کا سلسلہ جاری ہوگیا دست بوسی کا شرف سب سے پہلے حضرت حسام الدینؒ نے حاصل کیا اس کے بعد سلسلۂ دست بوسی کئی دن تک جاری رہا کیوں کہ مجمع کثیر تعداد میں تھا اور پھر پانچوں وقت کی نماز اور اشغال جب سب کاموں سے میں اور تمام خلفاء فارغ ہوجاتے تھے اور میں بیٹھتا تھا تو پھر سلسلہ دست بوسی شروع ہوتا تھا!

منظر وفات حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ۔ابھی آنے والوں کا سلسلہ بدستور جاری تھا یہاں تک کہ عید کا چاند دیکھنے کو بے چینی سے انتظار کر رہے تھے کہ کب تیس تاریخ آئے تو چاند دیکھیں غرضکہ رمضان المبارک کی انتیس تاریخ کو حضرت سیّد خواجہ ابو محمد ارغونؒ نے خطاب فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں پر بیرونی ممالک سے آئے ہوئے اور ہندوستان سے آئے ہوئے لوگ کثیر تعداد میں موجود ہیں میں تمام حاضرین سے درخواست کرتا ہوں کہ شب دوشنبہ کے بارے میں اور اپنی وفات اور غسل تجہیز و تکفین کے بارے میں حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ نے پیشن گوئی فرمائی تھی اور قبر میں اتارنے اور پاٹنے کے بارے میں بھی باخبر فرمادیا تھا کہ عید کا چاند تیس تاریخ کو نظر آئے گا بس شب دوشنبہ کو عشاء کے بعد سمت مشرق ایک نہایت روشن اور چمک دار ستارہ نمودار ہوگا!

اور وہ ستارہ تہجد کے وقت غروب ہو جائے گا بس تم لوگ سمجھ لینا کہ میں تم سب سے رخصت ہو گیا اس وقت تم مجھ پر ایک بڑی چادر ڈال دینا اور مجھ کو میرے اسی لباس و نقابوں میں رہنے دینا ایک ابر کا چھوٹا سا ٹکڑا آئے گا اس سے مجھ پر باران رحمت ہو گا جب چادر خوب تر ہو جائے گی تو ابر واپس چلا جائے گا پھر ایک نقاب پوش تشریف لائیں گے وہی نماز پڑھائیں گے اور قبر میں اتاریں گے اور دونو جوان قبر پاٹنے کا سارا سامان لے کر آئیں گے اسی سے قبر پاٹی جائے گی اور قبر خود بخود تیار ہو جائے گی اور ہم تینوں بھائیوں سے فرمایا کہ سب حاضرین کو اس بات سے آگاہ خبردار کر دینا کہ سب لوگ چادر کو چھوتے جائیں اور ہٹتے رہیں تا کہ آسانی سے سبھی حاضرین چادر کو چھو لیں اس چادر کو چھونا ایسا ہے جیسے مجھ کو کاندھا دیا، اور پھر فرمایا کہ جیسا حکم مجھ کو ہوا ویسا میں نے تم سب کو سنا دیا تم سبھی اس بات کو خوب یاد رکھنا اور اپنے اپنے دلوں پر قابو رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ وفات کے غم والم میں ہوش کھو بیٹھو اور بھول جاؤ!

آپ کی وفات اور معجزائی کرامت کا منظر۔ اور جب تاریخ تیس ہو گئی تو بڑے بڑے جلیل القدر خلفاء اسی فکر میں تھے کہ اس قدر کثیر تعداد میں حاضرین موجود ہیں ان پر کس طرح قابو کر پائیں گے جس وقت میرے آقا و مولا حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کی وفات ہو گی عشاق مدار پاکؒ کا تو ابھی سے حال دگرگوں ہے انہیں اپنا ہوش نہیں تو کسی اور کو کیسے سنبھال سکتے ہیں اسی سوچ و فکر میں سب مبتلا تھے کہ وقت مغرب کی نماز کا آ گیا سب نے بمشکل نماز ادا کی اور ستارہ نمودار ہونے کا انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ وقت عشاء آ گیا سب نے عشاء کی نماز ادا کی پھر سمت مشرق دیکھا تو ستارہ نمودار ہو چکا تھا ستارہ دیکھتے ہی

سب کے چہرے کملا گئے اس وقت کا ایسا منظر تھا کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے ویسے تو چاند دیکھتے ہی سب کے چہرے اتر گئے تھے اور اداسی چھا گئی تھی مگر جب وقت تہجد کا آیا تو سب نے پھر سمت مشرق کو دیکھا تو وہ ستارہ فوراً غروب ہوگیا تو حضرت سیّد خواجہ ابومحمد ارغونؒ نے چادر مبارک آپ پر ڈال دی چادر ڈالنے سے پہلے آسمان بالکل صاف تھا لیکن چادر ڈالتے ہی ایک چھوٹا سا ابر کا ٹکڑا آیا اور آپ پر سایہ فگن ہوا اور پھر آپ پر باران رحمت شروع ہوگیا جب چادر مبارک خوب بھیگ گئی تو ابر فوراً واپس ہوگیا اور قبر خود بخود تیار ہوگئی پھر ایک نقاب پوش تشریف لائے وہ حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ سے مشابہ تھے پھر نقاب پوش نے آپ کی نماز پڑھائی اور سب نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی پھر آپ کو نقاب پوش نے قبر میں تنہا اتارا اتنے میں دو نوجوان نہایت خوبصورت نورانی چہرے دونوں کے ہاتھوں میں ایک ایک طشت تھا وہ بصد ادب کھڑے ہوگئے نقاب پوش نے طشت سے پوش ہٹا کر ایک چادر اٹھائی وہ نقرئی تھی اور اس کو تختوں کی جگہ ڈال دیا پھر اسی طشت سے برگ صدرہ اٹھائے وہ بھی نقرئی تھے وہ بھی چادر پر ڈال دیئے اور پھر دوسرے طشت سے پوش ہٹا کر چادر اٹھائی وہ طلائی تھی اس کو اسی چادر پر ڈال دیا اور پھر اس طشت سے برگ صدرہ اٹھائے وہ برگ بھی طلائی تھی پھر نقاب پوش نے مٹی ڈالی اور ہر بار مٹی ڈالنے پر پڑھا، الا انّ اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون، (ط) نقاب پوش کے مٹی دینے کے بعد حضرت سیّد خواجہ ابومحمد ارغونؒ نے مٹی دی پھر آپ کے بعد مٹی دینے کا سلسلہ جاری ہوگیا مگر سب کی زبانوں سے یہی جاری تھا کہ، الا انّ اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم

یحزنون، (ط) جیسے سب اپنا ہوش کھو بیٹھے ہوں۔

حضرت سیّد خواجہ ابو محمد ارغونؒ اپنی کتاب (کوبؒ مشرق) میں تحریر فرماتے ہیں کہ مٹی دینے والوں کے ہاتھوں میں مٹی خود بخود آتی تھی اور مثل روئی کے نرم تھی دودھ سے زیادہ سفید اور مشک وگلاب چندن سے زیادہ خوشبو سے معطر تھی مٹی دینے والوں کے ہاتھوں سے مہینوں خوشبو نہیں گئی اور جس کپڑے میں لگ گئی کپڑا اپھٹ گیا مگر خوشبو نہیں گئی جب مٹی دیکر سب فارغ ہو گئے تو حضرت سیّد خواجہ ابو محمد ارغونؒ نے اس چادر مبارک کو آپ کی مزار مقدس پر ڈال دیا جس چادر مبارک پر باران رحمت ہوا تھا اور پھر حلقہ بنا کر تمام خلفاء نے فاتحہ خوانی شروع کی ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی پڑھتے ہوئے کہ سب کی آنکھیں بند ہو گئی جیسے بہت جاگا ہوا ہوتا ہے اس کو نیند آجاتی ہے اور کچھ ہی دیر میں سب کی آنکھیں کھل گئیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ سرکار حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ جس جگہ پر عبادت میں مشغول رہتے تھے بالکل اسی جگہ پر عبادت میں مشغول ہیں ہم لوگوں کو گمان ہوا کہ شائد ہم کو ایسا دکھائی دے رہا ہے لیکن کچھ ہی دیر میں سب ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ جو ہم دیکھ رہے ہیں کیا آپ حضرات بھی دیکھ رہے ہیں تو سب نے جواب دیا کہ، الحمد للہ، میرے آقا مولا حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ ہم لوگوں کے سامنے رونق افروز ہیں اور جس طرح عبادت میں مشغول رہتے تھے اسی طرح عبادت میں مشغول ہیں جب سب نے یہ منظر دیکھا تو سب کو یقین ہو گیا کہ میرے سرکار سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ حیات ہیں اور آپ نے ہی اپنی نماز پڑھائی ہے اور سارے کاموں کو انجام دیا ہے یہ منظر دیکھ کر سب کے دلوں میں خوشی کی لہریں

دوڑنے لگیں اور پھر سب نے با آواز بلند نعرے لگانا شروع کیا، فدمدم علیھم، کے اور سب کی زبانوں سے جاری ہوا زندہ شاہ مدارؒ آپ اسی وقت سے زندہ شاہ مدارؒ مشہور ہو گئے؟ جب سب مطمئن ہو گئے کہ سرکار سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ حیات ہیں تو سب کو انتہائی خوشی حاصل ہوئی اور عید کی نماز کا وقت بھی قریب آ گیا تو سب نماز کی تیاری میں مصروف ہو گئے عید کی نماز کے بارے میں حضرت سیّد خواجہ ابو محمد ارغونؒ تحریر فرماتے ہیں کہ ہم چاروں بھائی اور حضرت حسام الدینؒ نے امامت کی تھی اور مجمع کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے عید کی نماز پڑھائی تھی اسی طرح پانچوں وقت کی نماز ادا کی جاتی تھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد جس کے ذمہ جو کام تھے وہ اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گیا یہاں تک کہ وقت تہجد کا آ گیا تو سب نے دیکھا کہ وہی ستارہ پھر نمودار ہوا اس ستارے کو دیکھ کر ہم سبھی لوگوں کو اور بھی یقین ہو گیا کہ سرکار سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ حیات ہیں پھر وہ ستارہ وقت مقررہ پر برابر نمودار ہوتا رہا اور اپنے وقت مقررہ پر غروب ہوتا رہا، پھر حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کے حکم کے مطابق چادر کو چھونا شروع کیا کیوں کہ وفات کے دن اتنا وقت نہیں تھا کہ سب لوگ چادر کو چھو لیتے دو لاکھ سے بھی زیادہ مجمع ہو گیا تھا چادر چھونے کا سلسلہ کئی دن تک جاری رہا تھا!

خلفاء مدارؒ کی واپسی، جب سب حاضرین اور خلفاء آپ سے بے فکر ہو گئے تو اپنے اپنے مقام پر واپس جانے لگے یہاں تک کہ دو ماہ میں صرف ایران و افغان اور کچھ خلفاء ہندوستان کے جانے کو باقی رہے اور سب خلفاء و مریدین واپس چلے گئے اور جب بیرونی

ممالک کے خلفاء ومریدین اپنے اپنے وطن اور مقامات پر پہنچے اور آپ کی وفات کا اول سے آخر تک کے واقعات بیان کئے تو لوگوں کو بڑی حیرت اور تعجب ہوا کہ آپ کی وفات تو معجز نما کرامت ہے لہٰذا آپ کی ایسی وفات ہوئی کہ دنیا میں ایک مثال قائم کردی جس سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ اللہ کے محبوب ﷺ کے دوست کبھی مرتے نہیں ہمیشہ حیات رہتے ہیں جب ہر ملک اور ہر شہر وقصبہ ودیہات میں مشہور ہوگئی تو بیشمار لوگ آپ کی زیارت کے مشتاق ہوکر حاضر ہونے لگے جب وہ لوگ آپ کی زیارت سے مشرف ہوتے تو یقین ہی نہ کرتے کہ آپ کی وفات ہوگئی ہے وہ یہی کہتے ہیں کہ یہ تو زندہ شاہ مدارؒ ہیں اور حیات ہیں آنے والوں میں یہی نہیں کہ سب مسلمان ہی ہوں دیگر مذاہب کے لوگ بھی آرہے تھے اور بیشمار لوگوں کو اسلام میں داخل کردیا تھا وہ خود بخود آپ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے اور خود بخود کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہوجاتے تھے آنے والوں میں کوئی بھی آپ کی زیارت سے محروم نہیں رہا تھا صرف اتنا ضرور تھا کہ آپ کے قریب کوئی بھی نہیں جاسکتا تھا اگر کوئی آپ کے قریب جانے کی کوشش کرتا تو اللہ کی طرف سے اس کے دل میں ایسا خوف غالب ہوتا کہ وہ قریب جانے کی ہمّت ہی نہیں کرتا؟

ستارہ نمودار ہونے کی اطلاع اور مزار مقدس کی تعمیر کا حکم۔ ابھی آنے والے آ بھی رہے تھے اور جانے والے جا بھی رہے تھے یہاں تک کہ سات ماہ ہوگئے اور ربیع الاول کا چاند دیکھا گیا ۸۳۹ھ ماہ ربیع الاول کی تاریخ پانچ دن جمعرات کو حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ نے حضرت سیّد خواجہ ابو محمد ارغونؒ سے فرمایا کہ جس ستارے کو

دیکھتے ہو وہ ستارہ نمودار نہ ہوگا اور تم لوگ میرا مزار بنا دینا بس کچھ خاص لوگ مزار بنائیں اور مزار سے کچھ فاصلے پر قدآدم دیوار بنا دینا چاروں طرف دیوار اٹھانا اور سمت دکھن ایک کھڑکی رکھنا اور روزن چاروں طرف رکھنا اور جو کوئی اس کام میں حصّہ لے تو اسے مایوس نہ کرنا کام کل جمعہ کے بعد سے شروع کرنا اور پندرہ تاریخ تک تعمیری کام سے فارغ ہو جانا ہر حال میں عصر کے وقت سے پہلے پہلے کام ختم ہو جائے اور جو چاروں قل طشت میں لکھے ہوئے دیکھے تھے وہ وقت آ گیا ہے! یعنی چاند کی سولہ اور سترہ تاریخ عید میلا د النبی ﷺ اور ستارے کے ساتھ ہی ساتھ آج کے بعد میں بھی مخلوق خدا کی نظروں سے پوشیدہ ہو جاؤں گا (صاحب کشف) تو دیکھیں گے دنیا دار نہیں اور مزار پر پردہ ڈال کر ہی مزار بنانا کھلا نہ رکھنا ورنہ لوگوں کو ضرر پہنچے گا لہٰذا میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور چھ تاریخ بعد نماز جمعہ کے کام شروع کر دیا اور ربیع الاول کی پندرہ تاریخ کو ظہر سے قبل تعمیری کام سے فارغ ہو گئے تھے!

اعلان عید میلا د النبی ﷺ ۔ اور جب آپ نے بعد نماز ظہر کے عید میلا د النبی کا اعلان کرا دیا اور پھر دوسرے دن صبح سے کئی لوگوں کو اعلان کے سلسلے میں دور دراز کی ابادیوں میں بھیجا اور پھر ربیع الاول کی سولہ سترہ تاریخ کو حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کی بارگاہ میں جلسہ عید میلا د النبی ﷺ منعقد ہوا اور جلسہ عید میلا د النبی بعد نماز عشاء کے شروع ہوا اور وقت فجر کی نماز سے قبل قل ہو گیا! اور پھر اعلان کر دیا کہ ہر ماہ کی سترہ کو جلسہ عید میلا د النبی منایا جائے گا اور ہر سال اسی ماہ ربیع الاول کی سولہ اور سترہ تاریخ کو قل ہوگا اور آج سے یہ ماہ مدارؒ

... منسوب کیا جاتا ہے اس سے پہلے جلسہ عید میلاد النّبی میں تقریباً دو ہزار لوگ
... تھے کیوں کہ وقت بہت کم تھا لہٰذا دور دراز کے صوبوں اور شہروں میں اطلاع نہ
ہو پائی تھی اور جو پہلے سے یہاں کچھ لوگ تھے وہ تھے اور کچھ خلفاء بھی موجود تھے صرف ان
آبادیوں میں اطلاع پہنچ پائی تھی جو آٹھ کوس دس کوس پر آبادی تھی اور مسلمان آبادی بھی بہت
کم تھی لہٰذا جب قل ہو گیا تو لوگ حاضری دے دے کر واپس جانے لگے اور کچھ لوگ ٹھہرے
... کہ ہماری آبادی قریب ہے شام تک گھر جائیں گے اسی لئے وہ لوگ ٹھہر گئے،، معلوم
ہونا چاہئے کہ یہ جلسہ ۸۳۹ھ میں پہلی بار ہوا تھا!

ایک واقعہ تھامس انگریز کا۔ ابھی تھوڑے ہی لوگ واپس جا پائے تھے اور باقی لوگ
آپ کی دست بوسی کا شرف حاصل کر رہے تھے اور حاجت مند اپنی اپنی فریاد کر رہے تھے
اتنے میں حسام الدینؒ ایک شخص کو ہمراہ لے کر آئے اور حضرت سیّد خواجہ ابو محمد ارغونؒ کی
خدمت میں حاضر کیا اور آپ سے عرض کیا کہ دنیا دار لوگ ان کو پاگل قرار دے رہے ہیں یہ
سرکار زندہ شاہ مدارؒ کی مزار مقدس سے کچھ فاصلے پر سجدے میں پڑے تھے میں آپ کی
خدمت میں لے آیا ہوں اور مجھے یہ عاشق مدارؒ معلوم ہوتے ہیں آپ نے جیسے ہی دیکھا تو
ان کے حال سے آگاہ ہو گئے کہ ان کو تو میرے آقا حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ
نے (صاحب کشف و کرامت بنا دیا ہے) اور ان کی دنیا بدل چکی ہے اور یہ دنیائے ظاہر کو
ترک کر چکے ہیں اور جذبۂ عشق مدارؒ میں ڈوبے ہوئے ہیں لیکن آپ کے پاس کافی لوگ
موجود تھے اس لئے آپ نے تھامس کی زبان سے اس کے حالات سننا بہتر سمجھا پھر تھامس

نے اپنی ساری سرگزشت بیان کرنا شروع کیا کہ میں سیّاہ ہوں برٹین کا رہنے والا ہوں تمام زبانیں جانتا ہوں اور دنیا کا نقشہ میرے پاس ہے جہاں بھی جانا چاہوں جا سکتا ہوں اور یہاں تک میں کیوں آیا ہوں اور کیسے آیا یہ بات بھی ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جب میں نے سنا کہ مدار پاک حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کی وفات ہوگئی ہے اور وہ پھر بھی سب کے سامنے موجود ہیں جس طرح پہلے وہ عبادت میں مشغول رہتے تھے اسی طرح وفات کے بعد بھی عبادت میں مشغول رہتے ہیں تو میں نے کہا (امپاس بل) یعنی ناممکن، ایسا نہیں ہو سکتا ہے میرا اتنا کہنا تھا کہ میری زبان باہر نکل آئی اور شدید درد پیدا ہو گیا میں نے بہت علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا ایک میرے دوست تھے جب ان کو میرے مرض کے بارے میں خبر ہوئی تو انہوں نے بڑے بڑے ڈاکٹروں سے مشورہ لیا اور دواء بھی چلائی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا مجھ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی زبان کو پکڑ کر کھینچے ہوئے ہے اور جس وقت میں نے کہا تھا چوبیس گھنٹے میں اسی وقت مقررہ پر شدّتِ درد سے میں بیہوش ہو جاتا تھا جب کسی دواء سے کوئی فائدہ نہ ہوا تو ایک دن میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہاں ایک بہت بڑے حکیم صاحب ہیں ان سے بھی مشورہ لیا جائے شائد فائدہ ہو جائے یہ خیال کر کے میں ان کے پاس گیا اور اپنا مرض کا حال لکھ کر دیا کیوں کہ زبان باہر نکلی ہوئی تھی تکلیف کی وجہ سے بات کرنا ممکن نہ تھا بولنے سے محتاج تھا انہوں نے پوچھا کہ تم نے اس دن کیا کھایا تھا میں نے لکھ کر دیا کہ ایک ماہ سے زیادہ ہو گیا مجھے کھانے کے بارے میں تو کچھ یاد نہیں ہے پھر انہوں نے کہا کہ کیا کسی سے اس دن لڑائی جھگڑا ہوا تھا تو میں نے پھر لکھا کہ ایسا بھی نہیں ہوا تو

انہوں نے کہا کہ تو پھر تم سے کوئی زبردست بد پرہیزی ہوئی ہے جو تمہارے مرض کا سبب بن گیا ہے تو میں نے پھر لکھا کہ مجھ سے اتنی غلطی ضرور ہوئی ہے کہ کچھ لوگ آپس میں باتیں کررہے تھے کہ حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کی وفات ہوگئی ہے مگر وہ ابھی بھی سب کے سامنے موجود ہیں اور جس طرح عبادت میں مشغول رہتے تھے اسی طرح عبادت میں مشغول رہتے ہیں تو میں نے کہا کہ (امپاس بل) بس اتنا کہتے ہی میری زبان باہر نکل آئی اور شدّت کا درد شروع ہوگیا جب میں نے پوری بات سے آگاہ کیا تو سیّد حشمت علی صاحب نے فرمایا کہ اتنی بڑی بد پرہیزی کرنے کے بعد بھی آپ اپنی غلطی تسلیم نہیں کررہے ہیں تمہارا علاج صرف معافی مانگنے سے ہوگا، پھر میں نے لکھا کہ معافی کس طرح مانگیں تو حکیم صاحب نے فرمایا کہ سرکار کی طرف دھیان کرو اور اسی وقت معافی مانگو جس طرح تمہاری غلطی کی سزا ملی ہے اسی طرح تم کو نجات بھی مل جائے گی ان کی ایسی ہستی ہے ساری کائنات آپ کے سامنے موجود رہتی ہے جب تم کو آرام مل جائے تو وہاں جاکر حاضری دینا بھی ضروری ہے میں نے یہ سن کر اسی وقت اپنی زبردست غلطی کی معافی مانگی تو فوراً میری زبان اپنی جگہ پر واپس ہوگئی اور درد بھی غائب ہوگیا مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مجھ کو کوئی تکلیف تھی ہی نہیں جب یہ کرامت میں نے دیکھی تو پھر اپنے گھر جانے کے بعد اسی وقت ہندوستان کی تیاری شروع کردی اور جب ہندوستان آگیا تو پتہ معلوم کرتے کرتے یہاں تک ایک ماہ سترہ دن میں حاضر ہوگیا اور مجھ کو یہاں حاضر ہوئے آج تیسرا دن ہے لیکن جس وقت سے میں یہاں آیا ہوں یہاں کا منظر دیکھا ہے اور پھر جو منظر سرکار نے دکھایا ہے اور مجھ کو اسلام میں داخل کیا

ہے اور اسلام میں جو بھی ارکان ہوتے ہیں سب سے واقف کر دیا ہے اور ہم کو سب کچھ عطا کر دیا ہے اب ہم کو کسی چیز کی ضرورت نہیں باقی رہی اور میرے آقا جناب حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ نے میرا نام صالح مداری تھمس رکھ دیا اتنی بڑی خوشی پا کر کون ایسا ہوگا جو پاگل نہ ہو جائے گا لوگ مجھ کو پاگل سمجھ رہے ہیں میں تو مدار پاکؒ کا شیدائی ہوں اور مدار پاکؒ کے دربار کا بھکاری ہوں مجھ کو جو یہاں آکر سکون ملا یا جو بھی کچھ مدار پاکؒ نے عطا کیا ہے میں آپ لوگوں سے بیان نہیں کر سکتا ہوں کیوں کہ مدار پاکؒ کے ستاروں کے جھرمٹ میں ہوں اور ناچیز حقیر ہوں میری کیا مجال جو کسی طرح کی گستاخی کر سکوں آپ لوگ تو خود سمجھ رہے ہیں میں نے دنیا کے معدد مقامات کا دورہ کیا اور تمام چیزوں کا (ریسرچ) کیا لیکن یہاں تو دنیا کا ریسرچ سنٹر موجود ہے ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو یہاں معلوم نہ ہوتی ہو اب ہم کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں سب کچھ یہیں معلوم ہو جائے گا آپ لوگ تو خود جانتے ہیں میں ساری باتیں اس لئے سب کے سامنے بیان کر رہا ہوں کہ یہاں دنیادار لوگ بھی موجود ہیں وہ میری حقیقت کو سمجھ لیں کہ میں پاگل ہوں اور پاگل کیوں ہوا ہوں، اور میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر مجھ سے غلط بیانی ہوگئی ہو تو اصلاح کر دیں اور غلطی معاف کر دیں، میں آسمانی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے، توریت، زبور، انجیل، قرآنِ کریم، اور اس میں جس چیز کا ذکر آیا ہے میں نے اس پر غور کیا مگر اس کی تہ تک نہ پہنچ سکا جیسے کہ، قرآن کریم میں آیا، ،والسماء والطارق، ،اللہ نے آسمان کی قسم کیوں کھائی آخر اس کا کیا مطلب ہوا اسی طرح قرآنِ کریم حکمتوں سے بھرا ہوا ہے اس کتاب کی یعنی قرآنِ کریم کی حکمت کو وہی سمجھ

سکتا ہے جس کو اللہ چاہے یا میرے آقا مدارِ پاکؒ کی نظر عنایت ہو جائے یا آپ کے روشن ستارے کرم فرما دیں میں تمام علوم حاصل کئے مگر یہاں آنے کے بعد اب ہمیں کسی علم کی ضرورت نہیں میرے آقا نے مجھے سب کچھ عطا کر دیا ہے پچاس سال بیکار چلے گئے جو ہم پچاس میں حاصل نہ کر پائے وہ منٹ میں حاصل ہو گیا، انشاءاللہ، اپنے وطن جانے کے بعد ہم ایک کتاب ضرور لکھیں گے اگر میرے آقا مدارِ پاکؒ نے چاہا آپ لوگوں کو بتانا میں اچھا سمجھتا ہوں، میری کتاب کا نام ہوگا (لانگ لائف آف مدارؒ) بہت لمبی زندگی پائی مدار پاکؒ آج بھی حیات ہیں اور ہمیشہ حیات رہیں گے، پھر حضرت سیّد خواجہ ابو محمد ارغونؒ کی طرف مخاطب ہو کر صالح مداری تھمس نے کہا کہ آپ تو میرے آقا ہیں اور جانشینِ مدارؒ ہیں ہم بغیر آپ کی اجازت کچھ نہیں کر سکتے آپ اجازت دیں کہ ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں اور جو کچھ ہم نے کہا اس میں غلطی ہو تو اصلاح فرمائیں حضرت خواجہ سیّد ابو محمد ارغونؒ نے صالح مدار تھمس کو اپنے پاس بٹھا لیا اور سر اپنا دست مبارک پھیرا پھر ارشاد فرمایا کہ انشاءاللہ تمہاری یہ نیک خواہش ضرور پوری ہوگی اللہ تمہاری مدد کریگا، پھر صالح مداری تھمس چند دن آپ کی خدمت اقدس میں حاضر رہے اس کے بعد اپنے وطن چلے گئے اور وہاں جا کر کتاب لکھنا شروع کر دیا آپ سے بہت کرامتوں کا ظہور ہوا ہے آپ کے پورے حالات و واقعات (تاریخ کے آئینہ میں حیات قطب المدارؒ) کے پندرہویں کے آخر میں درج کئے گئے ہیں اور اسی کتاب کے چند اوراق میں میں نے بطور نمونہ پیش کئے ہیں اور یہ چشم دید واقعات حضرت سیّد خواجہ ابو محمد ارغونؒ نے اپنی کتاب (کوثر مشرق) میں تحریر کئے ہیں اسی

سے نقل کئے ہیں،،

حضرت سیّد محمد ابوبکر شامیؒ کا خواب۔ حضرت سیّد محمد ابوبکر شامیؒ فرماتے ہیں کہ جب مجھے آئے ہوئے آٹھ ماہ پانچ دن ہوگئے تو میں نے فجر کی نماز سے پہلے خواب دیکھا کہ میری والدہ نے مجھ سے پانی مانگا بس میری آنکھ کھل گئی اور میں نے سمجھ لیا کہ اب مجھ کو یہاں سے جانے کی اجازت مل گئی ہے پھر جب نماز سے فارغ ہوا تو قرآن کریم کی تلاوت کرنے لگا پھر مجھ کو ایسا معلوم ہوا کہ میری والدہ پانی مانگا ہے جب میں تلاوت سے فارغ ہوا تو حضرت سیّد خواجہ ابو محمد ارغونؒ نے ہم سے فرمایا کہ اب تم سرکار میں حاضری دے کر اپنے وطن جانے کی تیاری کرو اور میری پھپّی جان سے میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ انشاء اللہ ہم بہت جلد آپ سے ملاقات کرنے آئیں گے اور کچھ لوگ جانے کی تیاری کر چکے ہیں تم انہیں کے ہمراہ چلے جاؤ لہٰذا میں نے سرکار میں حاضری دی اور پھر اپنے بھائیوں سے سلام کیا عرض کیا اور بغل گیر ہوا اور پھر انہیں لوگوں کے ساتھ اپنے وطن روانہ ہوگیا۔

حضرت حسام الدّین تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت حسام الدّین تحریر فرماتے ہیں کہ جب دنیا کے تمام ملکوں میں آپ کی وفات کی خبر پھیل گئی تو رمضان المبارک کی پندرہ تاریخ تک دو لاکھ سے زیادہ مجمع ہوگیا تھا اور پھر اس کے بعد تعداد میں اضافہ ہوتا رہا اور وفات ہونے تک تین لاکھ کے قریب مجمع ہوگیا تھا جس میں ہندوستان کے لوگ کثرت سے آئے تھے اور دیگر مذہب کے بھی آئے تھے اس مجمع میں ہندوستانی زیادہ تھے اور وفات کے بعد کچھ

لوگ جاتے بھی رہے اور آتے بھی رہے آنے جانے والوں کا سلسلہ بدستور جاری رہا تھا یہ سلسلہ آمدورفت اس لئے اور بھی جاری رہا کہ جو واپس جاتا وہ وفات کے حالات وواقعات سے آگاہ کرتا اور جو سنتا وہ حاضر ہوتا تھا اور یہی نہیں کہ صرف انسان ہی ہوں اس مجمع مین جنات بھی تھے اور اونٹ گھوڑے اور اونٹ گاڑیان رہلو تانگے بھینسہ گاڑیاں بھی تھیں اور بہت لوگ جو قریب کے تھے وہ پیدل سفر کر کے آئے تھے بگھیاں بھی تھیں جو ہر طرح کی سواریاں موجود تھیں اور یہاں چاروطرف جنگل ہی جنگل تھا آس پاس کہیں آبادی نہ تھی انسانوں کے علاوہ جانوروں کے کھانے پینے کا بھی انتظام کرنا پڑا مشکل کام تھا مگر میرے آقا حضرت سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندہ کرامت یہ تھی کہ مویشی کو ایسے ہی آزاد کردیا گیا تھا کوئی بھی ایسا نہ تھا جو جانوروں کو چارہ پانی دیتا مگر زندہ مدار کی زندہ کرامت دیکھو کہ جانور خود چرتے اور دریا سے پانی پیتے تھے اور پیٹ بھرنے کے بعد اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جاتے کوئی جانور آپس میں لڑتا بھی نہیں تھا نہ اپنی آواز بلند کرتا تھا اگر کسی وقت مالکان اپنے جانور کو چارہ پانی دیتا بھی تو جانور اپنا سر ہلا دیتے یعنی میں نے کھا بھی لیا ہے اور پی بھی لیا ہے اور کسی کا نقصان بھی نہیں کرتے تھے یہ میرے آقا حضرت سید بدیع الدّین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبردست کرامت تھی اور انسانوں کے کھانے پینے کا صرف چار جگہ انتظام کیا گیا تھا جبکہ کھانے والوں کی اتنی کثیر تعداد تھی اور صرف چار جگہ پر انتظام تھا یعنی کھانا پکایا جارہا تھا کھانے میں گوشت اور سبزی دال بھی تھی اور کوئی چیز گھٹتی بھی نہیں تھی کھانے میں ایسی برکت تھی کہ اس قدر کھانے والے تھے مگر کسی چیز میں کمی نہیں ہوتی تھی اور نہ کوئی

بھوکا رہتا تھا نہ پیاسا رہتا تھا نہ پکانے والے تھکتے تھے نہ کھانا گھٹتا تھا کسی کو کوئی شکایت نہیں تھی کہ ہم کو کھانا نہیں ملا سب خوب شکم سیر ہو کر کھاتے رہتے دیکھنے والوں کو بڑی حیرت تھی کہ یہاں نہ تو کوئی گوشت نہ آرد اور سبزی لانے والا نظر آتا ہے نہ دال اور پانی لانے والا دکھاتا ہے پھر یہ سارا سامان کہاں سے آرہا ہے اور کون لا رہا ہے سب کے سب خیرت میں تھے۔

حضرت حسام الدینؒ اسی کو کتبِ مشرق میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ سارا انتظام حضرت سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے آپ کے غلام جنات کے ذمہ تھا وہی سارا انتظام کر رہے تھے اسی لئے کھانے پینے کا سامان کسی کو علم نہیں ہوا تھا اور سب جنات انسانی صورت و شکل میں تھے اس سے بڑی اور کیا کرامت ہو سکتی ہے کہ ایک ایسی مخلوق کہ جسے اللہ نے آگ پیدا کیا اور وہ دنیا دار انسانوں کو نظر بھی نہیں تجب تک وہ خود کی شکل میں سامنے آئیں مگر یہاں تو معاملہ ہی اور ہے کہ وہ مہمان نوازی کر رہے ہیں اور کوئی سمجھ بھی نہیں سکتا کہ یہ انسان ہیں یا جنات ہیں یہ تو معاملہ جناتوں کا ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہاں چاروطرف دور تک کوئی آبادی نہیں ہے صرف جنگل ہی جنگل ہے اور اسقدر درندے اور موذی جانور بھی موجود ہیں مگر ان کی کیا مجال ہے جو کسی کو نقصان پہنچا سکیں انسانوں کو جانوروں کو مجھکو یہاں رہتے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا مگر میں نے کبھی بھی کسی سے یہ نہیں سنا کہ یہاں آنے والوں میں کسی انسان یا جانور کو کسی درندے نے کھالیا یا کسی موذی جانور نے کسی انسان یا جانور کو کاٹ لیا۔

صرف ایک واقعہ میرے سامنے ضرور پیش آیا ہم لوگ حضرت سیّد ابومحمد ارغون کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کچھ لوگ آئے اور حضرت سید ابومحمد ارغون سے کہنے لگے کہ میرا ایک ساتھی صبح کے وقت نہانے گیا تھا وہ اب تک نہیں آیا ہے اور اب وقت کافی ہو چکا ہے کہیں ایسا تو نہیں کوئی درندہ کھا گیا ہو تو آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا ہے وہ ابھی آتا ہوگا بس تھوڑی ہی دیر میں وہ آ گیا تو سب لوگ اس کی طرف حیرت سے دیکھنے لگے اور اس کے ساتھیوں نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں تھے اتنی دیر کیوں لگا دی؟ تو غفور علی نے کہا کہ میں ندی نہانے گیا تھا اور جب غوطہ لگا کر سر پانی سے باہر نکالا تو اچانک مجھ کو چکّر آ گیا اور میں بیہوش ہو گیا اور جب مجھ کو ہوش آیا تو میں بہہ کر بہت دور چلا گیا تھا اس وقت وہاں کوئی تھا بھی نہیں جو مجھ کو پانی سے نکالتا اور وہاں پر پانی بھی گہرا تھا اور مجھ کو تیرنا بھی نہیں آتا ہے ہم غوطے کھانے لگے کہ اتنے میں ایک بہت بڑا جانور آ گیا اس نے اپنی دم میری طرف کر دی میں نے اس کی دم کو پکڑ لیا اسی نے مجھ کو کنارے تک پہنچا دیا اور پھر وہ جانور دریا میں چلا گیا میں تو سمجھ رہا تھا کہ میں اب زندہ نہ بچونگا مجھ میں چلنے کی طاقت نہیں تھی جب کچھ طاقت آئی تو میں دھیرے دھیرے یہاں تک آ گیا اسی لئے مجھ کو آنے میں دیر ہو گئی،، یہ سن کر حضرت سیّد ابومحمد ارغونؒ نے فرمایا کہ وہ مگھر تھا جس نے تمہاری جان بچائی اور کنارے لگا دیا یہ میرے آقا حضرت سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کرم ہے کہ ایک خونخوار جانور انسان کی جان بچائے ورنہ وہ تو خود ہی انسان کو کھا لینے والا جانور ہے۔

نوٹ

معلوم ہونا چاہئے کہ درجۂ نبوت ازل سے ہی اول ہے اور درجۂ مدار بھی یہ دونوں درجہ ایک ہی وقت میں ربّ کائنات نے اپنے محبوب کو ازل میں ہی عطا فرمائے ہیں اور درجۂ مدار دوم ہے اور درجۂ ولایت بھی ازلی ہے جس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فائز ہیں اور اولیاء اللہ چوتھے درجہ میں آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب تک علی سے سند نہیں مل جاتی اس وقت تک ولی نہیں بنتا ہے لہٰذا ولایت اور نبوت کا درمیانی حصّہ مدار ہے اسی کو مدار کہتے ہیں (بات غور کرنے کی ہے کہ جب ربّ کائنات نے ہر شئے کو مدار سے پیدا کیا تو کوئی بھی شئے مدار پر فوق نہیں رکھتی ہے)

پھیلی ہے ان سے نکہت فیضان مصطفےٰ
شاداب ہر چمن ہے انھیں کی بہار سے
چشتی و قادری سہروردی و نقشبند
وابسطہ سب ہیں دامن قطب المدار سے

علامہ ادیب مکن پوری

سلام مدار دو جہاں

رہبر رہبراں تم پہ لاکھوں سلام

اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

محفل اولیاء میں ہو تم تاجور کوئی تم سا جہاں میں نہ آیا نظر

سرورِ سروراں تم پہ لاکھوں سلام

اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

تم ہو قطب جہاں تم ہو زندہ ولی جداعلی تمہارے حیات النبی

زندۂ جاوداں تم پہ لاکھوں سلام

اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

فیض پاتا ہے تم سے ہر اک سلسلہ تم ہو محسن تو پھر کیوں نہ بھیجیں بھلا

اولیاء زماں تم پہ لاکھوں سلام

اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

دل کشی تم سے باغِ رسالت میں ہے نور نکہت ریاض ولایت میں ہے

جان ہر گلستاں تم پہ لاکھوں سلام

اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

دیکھتی رہتی ہے یہ حقیقت نظر بھیجتے رہتے ہیں شام سے تا سحر

یہ مہ و کہکشاں تم پہ لاکھوں سلام

اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

تم زمانے کے آقا ہو زندہ ولی راست ہے قلب احمد سے وابستگی

راز کے راز داں تم پہ لاکھوں سلام

اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

صدر بزم ولا نور خیر البشر سوز بیکس پہ بھی ہو کرم کی نظر

اے شہ انس و جاں تم پہ لاکھوں سلام

اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

Downloaded By Madaarimedia.Com